احیائے اسلام اور امنِ عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جون 2017ء

رمضان المبارک
روحانی بہار کا موسم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خصوصی تحریر

روزہ کی فرضیت وفضیلت

رجوع الی القرآن اور تحریک منہاج القرآن

شہدائے ماڈل ٹاؤن کی تیسری برسی:

انصاف بشکلِ قصاص، قانونی جنگ جاری

شہیدۂ انقلاب شازیہ مرتضیٰ

شہیدۂ انقلاب تنزیلہ امجد

شہیدِ انقلاب غلام رسول

شہیدِ انقلاب محمد عمر صدیق

شہیدِ انقلاب محمد اقبال

شہیدِ انقلاب محمد عاصم حسین

شہیدِ انقلاب حکیم صفدر حسین

شہیدِ انقلاب شہباز مصطفوی

شہیدِ انقلاب رضوان خان

شہیدِ انقلاب خاور رانجھا

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورہ ساؤتھ افریقہ

امن کانفرنسز اور سیمینارز سے خطابات، سیاسی و مذہبی شخصیات سے ملاقاتیں

چیئرمین سپریم کونسل MQI ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورہ ساؤتھ افریقہ

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد | شمارہ 6 | رمضان ۱۴۳۸ھ | جون 2017ء

چیف ایڈیٹر: نور اللہ صدیقی

ایڈیٹر: محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر: طالب حسین سواگی

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی
محمد ندیم چودھری

مجلس مشاورت
صاحبزادہ فیض الرحمن درانی، خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم، جی ایم ملک، تنویر احمد خان
سرفراز احمد خان، منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، علامہ شہزاد مجددی
محمد افضل قادری

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم | گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری | عکاسی: قاضی محمود الاسلام

حسن ترتیب

اداریہ۔ PAT کا یوم تاسیس، انقلابی جدوجہد کے 28 سال	چیف ایڈیٹر	3
(القرآن)۔ رمضان المبارک۔ روحانی بہار کا موسم	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	5
(الفقہ)۔ روزے کی فرضیت وفضیلت	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	12
رجوع الی القرآن اور تحریک منہاج القرآن	علامہ محمود مسعود قادری	16
شہداء ماڈل ٹاؤن کی تیسری برسی۔ انصاف بشکلِ قصاص قانونی جنگ جاری	نور اللہ صدیقی	21
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورہ ساؤتھ افریقہ	خصوصی رپورٹ	26
تعلیم، تربیت اور تحفظ کا عظیم ادارہ ''آغوش''	رپورٹ	31
منہاجینز پارلیمنٹ کا 26 واں اجلاس	رپورٹ	33
اوراد ووظائفِ رمضان		35
اعتکاف ہدایات 2017ء		36

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس وسالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ وریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

حمد باری تعالیٰ

نفسِ امّارہ نے جب طوفاں کوئی برپا کیا
رحمتِ غفّار نے بڑھ کر اسے سیدھا کیا

مالکِ کونین ہے وہ خالقِ ہر خشک و تر
ماہ و ماہی کو اسی خلاّق نے پیدا کیا

ہر گھڑی آفاق میں ہے لطف و رحمت کا ورود
اس کے بے پایاں کرم نے خلق کو شیدا کیا

اللہ اللہ پیکرِ خاکی کو یہ بخشا شرف
اس نے آدم کو خلیفہ دہر میں اپنا کیا

سورۂ والنجم کی آیات سے ہے یہ عیاں
عرش پر دیدارِ حق آقاؐ نے بے پردہ کیا

دی شہادت خود خدا نے کہہ کے مازاغ البصر
آپ بلوا کر نبی کو فائز ''اوحیٰ'' کیا

رافعِ ذکرِ نبی ہے خود خدائے ذوالجلال
مصطفیؐ کے ذکر کو مولا نے خود اونچا کیا

ہوگی عالی شان اے شہزاد کس درجہ وہ ذات
اپنے اک بندے کو جس نے خلق کا مولا کیا

﴿شہزاد مجددی﴾

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

پسِ غروبِ سحر کھڑا ہے بجھا سا غلام اُن کا
اُداس لمحوں میں کاش آئے بہار لے کر پیام اُن کا

تھکی ہوئی ساعتوں نے آنچل میں بھر لئے گلاب تازہ
لُٹی ہوئی منزلوں سے کہہ دو مرا اثاثہ ہے نام اُن کا

وہی سکوں کی ردا بھی دیں گے شمیمِ خلدِ سخا بھی دیں گے
غلام زادوں کی بستیوں میں کرم رہے گا مدام اُن کا

سحابِ رحمت ازل سے سایہ فگن ہے تپتی ہوئی زمیں پر
جبینِ ارض و سما پہ روشن رہے گا نقشِ دوام اُن کا

مرا مقدر، میں ہر اندھیرے کی دسترس سے رہا ہوں باہر
ہے روزِ اوّل سے میری آنکھوں میں ثبت ماہِ تمام اُن کا

علوم و فن کے وہی ہیں پیکر، صداقتوں کے وہی ہیں مظہر
تمدنوں کے لئے ابد تک ہے حرفِ آخر نظام اُن کا

کرے نہ کیوں پھر قلم بھی میرا سجود سادہ ورق پر اُن کا
خدا سکھاتا ہے اپنے بندوں کو روز و شب احترام اُن کا

ریاض سدرہ بھی ڈھونڈتی ہے غبارِ نقشِ کفِ محمدؐ
کسی کی فکرِ رسا میں آئے، نہیں یہ ممکن، مقام اُن کا

(ریاض حسین چودھری)

اداریہ

پاکستان عوامی تحریک کا یوم تاسیس
انقلابی جدوجہد کے 28 سال

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 25 مئی 1989ء کے دن پاکستان عوامی تحریک کی بنیاد رکھی اور اس سیاسی پلیٹ فارم سے پاکستان میں حقیقی جمہوریت اور ہر قسم کے ظلم و استحصال سے پاک جدید فلاحی اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے باضابطہ جدوجہد کا آغاز کیا۔ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری روایتی سیاستدان ہیں نہ عوامی تحریک روایتی سیاسی جماعت۔ عوامی تحریک کے پیش نظر اول روز سے اقتدار نہیں بلکہ ان اقدار کا احیاء رہا ہے جن کے تحت کوئی ظالم کسی کمزور سے جینے کا حق نہیں چھین سکتا تھا۔ حاکم وقت اس وقت تک خطبہ ادا نہیں کرسکتا تھا جب تک وہ زیب تن کُرتے کے متعلق پوچھے گئے سوال کا جواب نہیں دے دیتا۔ ایسی اقدار کے احیاء اور نشاۃ ثانیہ کیلئے جدوجہد جس میں حاکم وقت فرات کے کنارے مرنے والی پیاسی بکری کی موت پر بھی خود کو بری الذمہ قرار نہیں دے پاتا۔ ایسی شفاف گورننس اور انصاف کا نظام جس میں وقت کے سب سے بڑے قاضی اور عادل بھی کہیں کہ اس جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو سزا سے نہ بچ پاتی۔ یہی وہ ریاست مدینہ کا منشور اور گورننس کا ماڈل تھا جو ہر لحہ قائد انقلاب کے پیش نظر رہا۔ 1990ء کی انتخابی معرکہ آرائی کے بعد قائد انقلاب نے جان لیا کہ موجودہ نظام صرف لُٹیروں، بدقماشوں، رسہ گیروں، قاتلوں، بھتہ خوروں، قبضہ گروپوں کا سہولت کار اور معاون ہے اور اس نظام کے تحت متوسط طبقہ کے پڑھے لکھے افراد کوئی سیاسی کردار ادا نہیں کر سکتے۔ پس عوامی تحریک کی سیاسی جدوجہد ظالم اور استحصالی نظام کی تبدیلی پر مرکوز ہوگئی، ظالمانہ نظام کے بارے میں سب سے بڑے متاثرہ طبقہ یعنی گراس روٹ کے عوام کو ایجوکیٹ کرنے کا بیڑہ اٹھایا گیا اور ملک گیر بیداری شعور مہم کا آغاز ہوا، قائد تحریک نے زندگی کے ہر طبقہ کو آگاہ کیا کہ کس طرح قوم اور قومی اداروں کو لوٹا جا رہا ہے اور کس طرح جاگیرداری استحصال اور سرمایہ داری کا جال آکاس بیل کی مانند اسلاف کی قائم کردہ معاشرتی اقدار کے ہرے بھرے درخت کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ اس بیداری شعور مہم اور 28 سالہ سیاسی سفر کے دوران بہت سے نشیب و فراز آئے، قیادت اور کارکنوں کو عملاً آگ اور خون کے دریا سے گزرنا پڑا مگر کسی پیشانی پر پشیمانی کا شائبہ تک نہ تھا بلکہ آزمائش کی ہر گھڑی میں ان پیشانیوں کی چمک دمک میں اضافہ ہوا کیونکہ مقصد عظیم اور قائد انمول ہو تو پھر راستے میں آنے والی طائف کی وادیاں اور کرب و بلا کی گھاٹیاں حوصلوں میں کمی کی بجائے اضافے کا سبب بن جاتی ہیں۔ دسمبر جنوری کی خون جما دینے والی سردی بھی عزم و ہمت کی تپش سے حرارت میں بدل جاتی ہے اور 17 جون کی گرمی بزدل قاتلوں کی رگوں میں خون جما دیتی اور انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ پاکستان میں تبدیلی اور انقلاب کی سوچ عوامی تحریک نے دی۔ عوامی تحریک نے بتایا کہ آئین کے پہلے 40 آرٹیکل جو مجبوروں، مظلوموں اور کمزوروں کی داد رسی کیلئے آئین کی کتاب میں شامل ہیں ان پر عمل نہیں ہو رہا۔ کرپشن، استحصال

کے خاتمے اور حقیقی جمہوریت کے قیام کیلئے ایماندار قیادت کا منتخب ہونا ضروری ہے، اس کے لیے عوامی تحریک نے مطالبہ کیا کہ آئین کے آرٹیکل 62اور 63 پر اسکی روح کے مطابق عملدرآمد اور انتخابی اصلاحات ناگزیر ہیں اورامیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کیلئے وقت بڑھایا جائے۔عوامی تحریک نے صرف سوچ ہی نہیں دی بلکہ اس سوچ کوعمل کے قالب میں ڈھالنے کیلئے قیادت اور کارکنوں نے وہ قربانیاں دیں جس کا کوئی اور جماعت اور اسکی قیادت تصور بھی نہیں کرسکتی۔آج بھی سانحہ ماڈل ٹاؤن اور انقلاب مارچ کے شہداء اور زخمی انصاف سے محروم اور حکومتی مظالم کا شکار ہیں۔جنوری 2013 میں دھاندلی زدہ انتخابی نظام بدلنے کیلئے تاریخ ساز لانگ مارچ ہو یا''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کی ملک گیرعوامی جدوجہد،مئی 2013 کے غیرآئینی الیکشن کمیشن کے منعقدکردہ انتخابات کے خلاف ملک گیر دھرنے ہوں یا 10 نکاتی انقلابی ایجنڈہ کے اعلان کے بعد سانحہ ماڈل ٹاؤن کا ظلم وستم ہو یا انقلاب مارچ اور 30، 31اگست کی رات کا یزیدی جبر،ہرموقع پرعوامی تحریک کی قیادت اور کارکنوں نے جانثاری،سرفروشی ،مشن سے لگن کی قابل فخر داستان رقم کی۔عوامی تحریک کی اس ساری جدوجہد اور قربانیوں کے پیچھے ایک ہی نعرہ تھا کہ''ظلم کے یہ ضابطے ہم نہیں مانتے'' اور یہ کہ''جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے'' 2014 کے دھرنے کے بعدعوامی تحریک کی قیادت اور کارکنوں کو یزیدی نظام کے پیروکاروں کی''قانونی دہشتگردی'' کا سامنا کرنا پڑا۔پنجاب کے ہرضلع میں قائد انقلاب ،انقلابی کارکنان کے خلاف دہشتگردی کی دفعات کے تحت جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے ۔حکومت کی قانونی دہشتگردی کا شکار کارکنان کو جب قائد نے قصاص تحریک کے پہلے راؤنڈ کیلئے آواز دی تو پاکستان کا شہرشہر''انصاف بشکل قصاص'' کےنعروں سے گونج اٹھااور بتا دیاکہ عوامی تحریک کے کارکن نہ تھکتے ہیں نہ ڈرتے ہیں۔کارکن بے مثال تو قائد بھی لاجواب۔قائد انقلاب نے آئین کے ابتدائی 40 آرٹیکلز پرعملدرآمد کی بات کی تو فرعونیوں نے انکے خلاف 40مقدمات قائم کر ڈالے ۔عوامی تحریک کے اس 28سالہ سفر کی کامیابی کو مختصراًبیان کیا جائے تو یہ بات فخر سے کی جاسکتی ہے کہ آج ہرشہری ظالم نظام سے نفرت کا اظہار کر رہا ہے اور ہرلیڈر کہہ رہا ہے کہ'' ڈاکٹر طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے''۔ 28سال قبل قائد انقلاب نے وطن عزیز میں ظلم اور استحصال کے خلاف کلمہ حق بلند کرنے کی جو سوچ دی تھی اس پر کارکن آج بھی پوری قوت کے ساتھ کھڑے ہیں اور کارکن اور قیادت کا رشتہ آج پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور توانا ہے اورعوامی تحریک ایک ایسی جماعت بن چکی ہے کہ جس کے عوامی نام اور انقلابی کام سے دنیا واقف ہے۔عوامی تحریک ہی تبدیلی کا نشان اور دہشتگردی و استحصال کے خاتمے کی علامت ہے۔ 28 ویں یوم تاسیس کے موقع پر اپنی جماعت اور قیادت کے ساتھ عہد وفا نبھانے کا بہترین ذریعہ اسے گراس روٹ پر ری آرگنائز کرنا ہے۔

چیف ایڈیٹر

رمضان المبارک

گزشتہ سے پیوستہ

روحانی بہار کا موسم

مومن گناہوں کو پہاڑ جبکہ منافق مکھی سمجھتا ہے کہ ناک پر بیٹھی اور اڑ گئی

اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو، قیامت کے دن اس کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا میں اپنا حساب کیا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

توبہ اللہ کی بارگاہ میں ایک ایسا مبارک فعل ہے کہ بندہ اپنے جملہ گناہوں اور نافرمانیوں سے تائب ہوکر اس کی بندگی اختیار کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت میں توبہ وہی ہے جو زبان سے ادا ہوکر قلب و روح کی گہرائیوں میں اتر جائے اور بندے کی بقیہ زندگی کے ماہ و سال اور اس کے معمولات کی کایا پلٹ کر رکھ دے۔ عرفاء نے اپنے اپنے طریق پر توبہ کی مختلف شرائط بیان کی ہیں جن پر عمل پیرا ہوئے بغیر توبہ کی قبولیت کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ ان شرائط میں سے ہم گزشتہ شمارہ مئی 2017ء میں درج ذیل شرائط کا مطالعہ کر چکے ہیں:

۱۔ ندامت وشرمندگی، ۲۔ ترکِ گناہ و معصیت، ۳۔ توبہ پر پختہ رہنے کا عزم، ۴۔ اصلاحِ احوال، ۵۔ اخلاص، ۶۔ توبہ پر استقامت

زیرِ نظر مضمون میں ہم قبولیتِ توبہ کی مزید شرائط کا مطالعہ کریں گے۔

۷۔ بُری صحبت سے پرہیز

توبہ کی شرائط میں سے ساتویں شرط یہ ہے کہ توبہ کرنے والا نافرمانوں اور خطا کاروں سے قطع تعلق کر لے کیونکہ ان کی صحبت اسے توبہ پر پختہ نہیں رہنے دے گی۔ توبہ کی ابتداء ہی برے دوستوں کی مجلس سے الگ رہنے سے ہوتی ہے کیونکہ وہی اسے اس ارادہ کو ترک کرنے پر اُکساتے ہیں اور ذہن میں شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ بُری صحبت کی ظاہری صورتوں کے علاوہ اِس کی کئی مخفی شکلیں بھی آج جدید ٹیکنالوجی کی صورت میں ہیں مثلاً کیبل، انٹرنیٹ، سَیل فون، میموری کارڈز، ٹی وی چینلز کا غلط اور مخرب الاخلاق استعمال، یہ تمام بہت زیادہ خطرناک طریقے سے بری صحبت کا ذریعہ ہیں۔ سائنسی ایجادات کے باعث دنیا سکڑ کر عالمی گاؤں کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ان جدید ذرائع نے بلاشبہ علم و تحقیق کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے اور کوئی معاشرہ ان سے صَرفِ نظر کرنے کا متحمل نہیں ہوسکتا لیکن نظریاتی تربیت کے فقدان اور علمی کم مائیگی کے باعث ہمارے اخلاق بری طرح تباہ ہو رہے ہیں۔ مزید یہ کہ ان ذرائع ابلاغ پر کنٹرول عالمی طاقتوں کے ہاتھ میں ہے جو باقاعدہ منصوبہ بندی سے اخلاقی بے راہ روی، عریانی اور فحاشی کے فروغ میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اُسی شدّ و مد کے ساتھ نوجوانوں کو صالح صحبتیں مہیا کرنے کے لئے حکومتی و غیر حکومتی سطح پر خانقاہیں اور تربیت گاہیں مہیا کی جائیں جن سے امت کے احوال کی اصلاح ممکن ہو۔

۸۔ گناہ کو معمولی نہ سمجھنا

قبولیتِ توبہ کے لئے ضروری ہے کہ تائب کسی بھی گناہ کو معمولی نہ سمجھے۔ گناہ کو معمولی تصور کرنا ارتکاب گناہ سے بھی بدتر ہے کیونکہ یہ گناہ پر اصرار کے مترادف ہے۔ عرفاء

☆ شیخ الاسلام کی تصنیف ''توبہ و استغفار'' سے ماخوذ

کسی بھی گناہ کو معمولی خیال نہیں کرتے اور گناہ کے چھوٹے پن کو نہیں دیکھتے بلکہ اُن کا دھیان ہمیشہ اس طرف جاتا ہے کہ یہ نافرمانی کس کی ہے؟ درحقیقت گناہ کو چھوٹا بڑا سمجھنے کا انحصار نُورِ ایمان پر ہے۔ صحابہ کرام ﷺ کے قلوب میں نُورِ ایمان کی اس قدر عظمت تھی کہ وہ صغیرہ گناہوں کو بھی بہت خوفناک سمجھتے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ جوں جوں قلوب میں ظلمت بڑھتی گئی، ایمان کمزور ہوتا گیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ چھوٹے گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ گناہ کو معمولی تصور کرنا ایک منافقانہ طرزِ عمل ہے کیونکہ منافقت خود کو دھوکا دینا ہے اور گناہ کو چھوٹا تصور کرتے ہوئے اسے کر گزرنے سے زیادہ واضح اور کھلا دھوکا اور کیا ہوگا۔

دراصل بندے کے دل میں محرمات کی جس قدر عظمت ہوگی اسی قدر انہیں توڑنے اور پامال کرنے میں وہ خوف اور وحشت محسوس کرے گا۔ اب اگر کسی معاشرہ میں گناہوں کو معمولی سمجھنے اور ان کا ارتکاب کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ معاشرہ اخلاقی گراوٹ کا شکار ہوکر کور دیدہ اور نُورِ ایمان و بصیرت سے محروم ہو رہا ہے۔ یہ غفلت کی کیفیت ہے جسے قرآن حکیم میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَo

’’لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت قریب آ پہنچا مگر وہ غفلت میں (پڑے طاعت سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں‘‘۔ (الأنبیاء، ۲۱:۱)

اس طرح چھوٹے گناہ کو کوہِ گراں سمجھنا بھی توبہ کی شرائط میں سے ہے کیونکہ چھوٹے گناہ لذتِ گناہ کی پرورش کرتے ہیں جس سے انسان بڑے گناہوں میں پھسل جاتا ہے۔ صغیرہ گناہوں پر اصرار کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کا سبب بنتا ہے۔ صغیرہ گناہ کبیرہ گناہ کی مبادیات ہوتے ہیں۔ لہٰذا انسان کی نظر کبھی بھی کسی گناہ کے چھوٹے ہونے پر نہ جائے، بلکہ وہ یہ دیکھے کہ وہ نافرمانی کس خالق و مالک کی کر رہا ہے؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ. (بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب التوبہ، ۵: ۲۳۲۴، رقم: ۵۹۴۹)

’’مومن اپنے گناہوں کو ایسے سمجھتا ہے جیسے کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہو کہ وہ پہاڑ اس کے اوپر گر پڑے گا اور منافق اپنے گناہوں کو ایک مکھی کی طرح (معمولی) سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک پر سے (بیٹھ کر) اڑ گئی ہو‘‘۔

اس حدیث مبارکہ میں مومن کے لیے ایمان کا ایک معیار مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو جس قدر پختہ ایمان کا حامل ہے وہ اسی قدر گناہوں سے لرزہ براندام ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی اس کے لئے پہاڑ کی مانند ہے۔

ایک دوسری حدیثِ مرسل میں یہ مضمون مزید وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ

لِيَتَّقِ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْخَذَ عِنْدَ أَدْنٰى ذُنُوْبِهٖ فِي نَفْسِهٖ.

(ہندی، کنز العمال، ۴:۹۰، رقم:۴۲۸)

’’تم میں سے ہر کسی کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اس کا مواخذہ اس گناہ پر ہو جائے جس کو وہ اپنے تئیں معمولی سمجھ رہا ہے‘‘۔

ہمارا تو یہ حال ہے کہ اپنی برائیوں اور گمراہیوں کو گناہ کا درجہ دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے جبکہ اہل اللہ کی جماعت کا قول ہے کہ توبہ تو یہ ہے کہ تائب اپنے کئے ہوئے گناہ کو کبھی نہ بھولے اور اس سے ہمیشہ پشیمان رہے کیونکہ بُرے کام پر افسوس کرنا اعمالِ صالح پر مقدم ہے۔ گناہ نہ بھولنے والا کبھی نیکیوں پر اظہارِ تفاخر نہیں کرتا۔

۹۔ قلبی شہوات سے اِجتناب

قبولیتِ توبہ کی شرائط میں قلبی شہوات سے اجتناب کو

نہایت اہمیت حاصل ہے۔ انسان کسی برے کام سے توبہ تو کر لیتا ہے لیکن کبھی بشری تقاضے کے باعث اس سابقہ گناہ کی لذت کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہے جو ترکِ توبہ کی راہ دکھلانے کے مترادف ہے۔ حضرت عمر فاروق ﷺ قلبی شہوات پر نظر رکھنے اور اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا، وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ، وَإِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا.

(ترمذی، السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، ۴:۶۳۸، رقم:۲۴۵۹)

''اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہو گا جس نے دنیا میں ہی اپنا حساب کر لیا''۔

صاحبِ قُوت القلوب حضرت ابو طالب مکی نے توبہ کے باب میں سچی علاماتِ توبہ کے ذیل میں اسرائیلی روایات کے حوالے سے ایک حکایت بیان کی کہ ایک نبی علیہ السلام نے ایک شخص کی توبہ قبول کرنے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور درخواست کی، جس نے ساٹھ سال عبادت و ریاضت میں خوب محنت کی لیکن توبہ کی قبولیت کا کوئی نشان نہ دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ شَفَعَ فِيْهِ أَهْلُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا قَبِلْتُ تَوْبَتَهُ وَحَلَاوَةُ ذٰلِكَ الذَّنْبِ الَّذِي تَابَ مِنْهُ فِي قَلْبِهِ. (ابو طالب مکی، قوت القلوب، ۱: ۳۶۹)

''مجھے میرے عزت و جلال کی قسم! اگر تمام آسمانوں اور زمین والے بھی اس کی سفارش کریں تو بھی میں اس کی توبہ قبول نہیں کروں گا جبکہ اس گناہ کی شیرینی (لذت) اس کے دل میں ابھی تک ہے جس سے اس نے توبہ کی''۔

اس حکایت سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ اس چیز کی متقاضی ہے کہ انسان کبھی قلبی شہوات سے بے خبر نہ ہو کیونکہ گناہ کی یاد لذت بن کر اسے دوبارہ گناہ کی طرف آمادہ کرتی ہے۔ تائب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس گناہ سے شدید نفرت کرے تا کہ اس کی یاد دل میں جگہ نہ پا سکے اور جب کبھی نفس و شیطان اسے گناہ کی یاد دلائیں تو رب العزت کے حضور صمیمِ قلب سے استقامت کی دعا کرتے ہوئے اسے فوراً اپنے دل سے نکال دے۔

قلبی شہوات پر نظر رکھتے ہوئے انسان ہمیشہ یہ بات یاد رکھے کہ خواہشِ گناہ، گناہ کے بالمقابل زیادہ ہلاکت انگیز ہے کیونکہ گناہ کا ایک وقت ہے جبکہ اس کی خواہش ہمیشہ رہتی ہے جو کئی گناہوں کا باعث بنتی ہے۔

۱۰۔ اُخروی حالات و واقعات پر غور و فکر

قبولیتِ توبہ اور دائمی توبہ کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ انسان اُخروی حالات و واقعات پر ہمیشہ غور و فکر کرتا رہے۔ اُخروی زندگی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات دو امور سے خالی نہیں:

۱۔ نیک اعمال کے بدلے لازوال اُخروی نعمتیں میسر ہوں گی۔

۲۔ برے اعمال کے باعث جہنم اور اس کے دردناک نہ ختم ہونے والے عذاب سے سابقہ پڑے گا۔

موت آخرت کی منزل کی پہلی سیڑھی ہے اور ہر عقل مند اس منزل کی تیاری کرتا ہے۔ حضرت شداد بن اوس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ ﷻ.

(أحمد بن حنبل، المسند، ۴:۱۲۴، رقم:۱۷۱۶۴)

''عقل مند اور زیرک ہے وہ شخص جو اپنے نفس کو حقیر جانے اور آخرت کے لیے عمل کرے، اور بے بصیرت ہے وہ شخص جو خواہشِ نفس کی پیروی کرے اور (قلتِ اعمال

کے باوجود) اللہ ﷻ پر (بخشش کی) امید لگائے‘‘۔

☆ ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک انصاری شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ عقل مند مومن کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ.

(ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ۲:۱۴۲۳، رقم:۴۲۵۹)

’’جو ان میں سے موت کو زیادہ یاد کرنے والا ہے اور اس (موت) کے بعد کے لیے اچھی تیاری کرنے والا ہے، وہی لوگ زیادہ زیرک اور عقل مند ہیں‘‘۔

نیک لوگوں اور کثرت سے استغفار کرنے والوں پر انعامات کا آغاز برزخی زندگی سے ہی شروع ہو جائے گا۔ اُخروی نعمتوں میں سب سے عظیم نعمت دیدارِ خداوندی ہے جس کی مثل کوئی دوسری نعمت نہیں، اگرچہ اہل جنت دیگر اَن گنت نعمتوں سے بھی مستفیض ہوں گے۔ یہ سوچ اور فکر انسان کے دل و دماغ میں رغبت کو حرکت دیتی ہے جس سے انسان مزید نیکیاں حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرتا ہے، جو دائمی توبہ کا سبب ہے۔ جب انسان جہنم اور اس میں پیش آنے والے دردناک مصائب و آلام کا مطالعہ کرتا ہے جن کی تفصیلات قرآن و حدیث میں مذکور ہیں تو اِس سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے اور بندہ گناہوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ دائمی توبہ کے لئے ضروری ہے کہ انسان عاقبت کو ہمیشہ پیش نظر رکھے اور کبھی موت سے غافل نہ ہو۔

جب بندہ توبہ کی مذکورہ جملہ شرائط پوری کر لیتا ہے تو اس کا شمار اُن مومنین میں ہو جاتا ہے جن کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجرِ عظیم کا مژدۂ جانفزا سنایا جاتا ہے۔ سورہ نساء کی آیت مبارکہ کے الفاظ مَا يَفْعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُمْ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی کمالِ محبت کا مظہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے گناہ گار بندو! اللہ نے تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے وہ تو چاہتا ہے کہ تم ایمان لا کر شکر گزار بندے بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ تو منتظر رہتا ہے کہ اس کا بندہ ظلم و ناانصافی سے توبہ کرے۔ غفلت و نافرمانی اور فسق و فجور سے تائب ہو کر اصلاحِ حیات کا مصمم عزم کر لے۔ ملتِ اسلامیہ کے موجودہ آلام و مصائب کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ وہ توبہ اور اصلاحِ احوال سے غافل ہو چکی ہے۔ توبہ کا عمل انفرادی اور اجتماعی سطح پر اختیار کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ سچی توبہ سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

طلبِ مغفرت کے مخصوص اوقات اور ایام

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بلاتخصیص ہر خاص و عام کے لئے ہر وقت کھلی ہے۔ جو چاہے اس کے حضور حاضر ہو اور اپنی التجا پیش کر کے مراد حاصل کر لے۔ دنیا کے بادشاہوں اور حکمرانوں کا معاملہ یکسر مختلف ہے۔ دنیوی حکمرانوں تک رسائی کے لئے حدود و قیود اس قدر زیادہ ہوتی ہیں کہ عام انسان ان سے ملاقات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ان عارضی اور فانی حکمرانوں کے برعکس کون و مکاں کے مالکِ لاشریک کی بارگاہ کے جود و سخا کا عالم ملاحظہ کریں کہ روزمرہ کی ایک ادنیٰ سی مشکل کے حل سے لے کر زندگی کی مہلت طلب کرنے تک نہ وقت کی قید ہے نہ مقام و مرتبہ کی، نہ امیر و غریب میں کوئی فرق ہے اور نہ مالک و ماتحت میں، جوانی ہو یا بڑھاپا، شرقی ہو یا غربی، گورا ہو یا کالا سب برابر ہیں۔ اپنے اعمال میں جیسے بھی کوئی لت پت ہو، دو جہانوں کے بادشاہ کا در اس کے لئے کھلا ہے۔ بلا جھجک آ جائے۔ یہ مالک ایسا ہے کہ کوئی مانگے تو خوش ہوتا ہے، نہ مانگے تو ناراض۔ دلوں کے بھیدوں سے آگاہ ہو کر بھی مانگنے والے کا پردہ رکھتا ہے۔ بار بار وعدہ خلافی کے باوجود بھی درگزر کرنے پر آمادہ رہتا ہے۔

بس ایک ہی شرط ہے کہ اپنی التجاؤں میں سچے ہوکر آؤ۔ کیسا مالک ہے! شرط بھی لگائی تو وہ بھی بندوں کی اپنی بھلائی کے لئے۔ اے بندے! اپنی طلب میں مخلص ہوکر آ تاکہ اس کی بارگاہ سے تو سو فیصد اپنا مقصد حاصل کرسکے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ کا درِ مغفرت ہر کسی کے لئے ہر وقت کھلا ہے لیکن بعض ایام اور اوقات ایسے بھی ہیں جب مولیٰ کی رحمت کی رم جھم اپنے کمال پر ہوتی ہے۔ یہی وہ لمحات ہیں جن سے گنہگار اللہ رب العزت کی بے حد و حساب لطف و عطا سے بڑھ چڑھ کر مستفیض ہوسکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ اللہ تعالیٰ کی بخشش وعنایات کے روحانی موسم ہیں۔ جب ان ایام میں مولیٰ کی رحمت گنہگاروں پر برسنے کے لئے اپنے جوبن پر ہوتی ہے، تو پھر گناہوں کی بخشش کے سلسلے میں اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔

روحانی موسموں کا وجود

مالکِ کائنات نے اپنی عطا کو یہاں تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ اس عام بخشش و مغفرت کے ساتھ ساتھ ہر ایک کی توجہ ان روحانی موسموں کی طرف بھی مبذول کرائی ہے۔ جب اس کا ابرِ رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برسنے کے لئے مستی میں جھوم رہا ہوتا ہے کہ کب سائل اپنی طلب کے جام اس کی طرف بڑھاتے ہیں۔

یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ کوئی بھی موسم سدا ایک سا نہیں رہتا۔ کبھی گرمی ہے تو کبھی سردی۔ کبھی خزاں ہے تو کبھی بہار۔ اللہ تعالیٰ نے حرکت میں زندگی رکھی ہے، یہ ٹھہر جائے تو موت۔ ہر موسم کی اپنی خوبیاں ہیں۔ خزاں بظاہر ویرانی کا منظر پیش کرتی ہے لیکن حقیقت یہ نہیں۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ یہ جلی ہوئی خشک ٹہنیوں اور مردہ پتوں کو اتار پھینکتی ہے تاکہ بہار کے موسم میں ان کی جگہ نئی کونپلیں، نئے پتے، ٹہنیاں اور پھول اُگیں اور یوں ہر سو ہریالی کا راج ہوجائے۔

تصور کریں اگر ہر طرف اور ہمہ وقت ایک ہی موسم رہتا تو یہ دنیا کب کی ختم ہوچکی ہوتی۔ موسموں کا یہ تغیر و تبدل دراصل زندگی کی علامت ہے۔ اسی طرح اللہ رب العزت نے روحانی دنیا میں روحانی موسم بنائے ہیں۔ انسانی اعمال کی مثال بھی ایک روحانی شجر کی سی ہے۔ انسان کی مسلسل نافرمانیاں، گمراہیاں، کوتاہیاں اور بد اعمالیاں اس روحانی شجر کو نہ صرف بدنما کر دیتی ہیں بلکہ ان گناہوں کے سبب انسانی اعمال کے درخت کے پتے، پھول اور ٹہنیاں گل سڑ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جو مخلوق کا پالنے والا ہے وہ ظاہری حیات کی طرح باطنی حیات پر بھی بدرجہ اولیٰ اپنی توجہ کی نظر فرماتا ہے۔ جیسے موسم خزاں کی خوبی ہے کہ یہ تیز ہواؤں سے گلے سڑے اور جلے ہوئے پتوں اور ٹہنیوں کو گرا دیتا ہے۔ اسی طرح باطنی دنیا میں بھی ایسے موسم آتے ہیں جن میں اللہ رب العزت کی بخشش و مغفرت کی ایسی ہوائیں چلتی ہیں کہ گناہوں کے باعث انسانی اعمال کے گلے سڑے اور جلے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ یوں اس کے بندے گناہوں سے پاک ہوکر از سرِ نو مولیٰ کی بندگی میں تازہ دم ہوکر مصروف عمل ہوجاتے ہیں۔

ایک دوسرے رخ سے مشاہدہ کیا جائے کہ زمینیں بظاہر ایک سی نظر آتی ہیں لیکن ان کی تاثیر میں فرق ہے۔ کوئی زمین کسی خاص فصل اور پھول و پھل کے لئے موزوں اور مشہور ہے تو کوئی خطۂ زمین کسی دوسری فصل اور پھول و پھل کے لئے مشہور اور موزوں۔ یہی فرق آب و ہوا میں نظر آتا ہے جس کے باعث زمینی خطوں کی شادابی میں بھی فرق ہے۔ اسی طرح دنیا کے ممالک کی آب و ہوا کا مشاہدہ کیا جائے تو وہاں یہی فرق اور واضح نظر آتا ہے۔ بس زمین کی طرح انسانی قلوب میں بھی یہی امر کارفرما ہے۔

ان چند مثالوں سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ جب خاص ساعتوں، دنوں، راتوں اور مہینوں کی افادیت و اہمیت کے حوالے سے بات کی جاتی ہے تو جدید تعلیم یافتہ طبقہ بلا سوچے سمجھے اعتراض کرتا ہے کہ دن رات مہینے سب

ایک سے ہیں۔ ان میں فرق کہاں سے آ گیا؟ بعض مقامات خاص کیوں ہوگئے حالانکہ یہ سب ایک خالق کی تخلیق ہے؟ ایسی سوچ درحقیقت لاعلمی کے باعث ہے۔

ہماری مذکورہ وضاحت محض ایک مفروضہ نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فضیلت کے باب میں خود اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات، مہ و سال اور اوقات کو خصوصی خیر و برکت کا حامل قرار دیا ہے تاکہ اس کے بندے ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے احوالِ حیات کو سنوار کر اُخروی نعمتوں سے ہمکنار ہوسکیں۔ احادیث نبوی میں بھی نہ صرف مخصوص دنوں، راتوں اور ساعتوں کا ذکر ملتا ہے بلکہ عملِ رسول مکرم ﷺ سے ان کی اہمیت و افادیت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

ماہِ رمضان المبارک۔ روحانی بہار کا موسم

روحانی موسموں میں رمضان المبارک کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس ماہ کی فضیلت محتاجِ بیان نہیں۔ اس میں پھر آخری عشرہ مزید فضیلت کا حامل ہے اور آخری عشرہ میں طاق راتیں فضیلت کے باب میں بڑھ کر افضل ہیں۔ پھر شبِ قدر اس قدر فضیلت و برکت کی حامل ہے کہ یہ ایک رات ہزار مہینوں سے افضل تر ہے۔

حضرت امام جعفر بن علی ؓ سے روایت ہے کہ جب ماہِ رمضان کا چاند طلوع ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اس کی طرف رُخِ انور کر کے فرماتے:

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ، وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ، وَالْإِسْلَامِ، وَالْعَافِيَةِ الْمُجَلِّلَةِ، وَدِفَاعِ الْأَسْقَامِ، وَالْعَوْنِ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ. اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ، وَسَلِّمْهُ لَنَا، وَسَلِّمْهُ مِنَّا حَتّٰى يَخْرُجَ رَمَضَانُ وَقَدْ غَفَرْتَ لَنَا، وَرَحِمْتَنَا، وَعَفَوْتَ عَنَّا.

(ابن عساکر، تاریخ مدینہ ودمشق، ۵۱:۱۸۶)

’’اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی اور سر جھکانے والا اور واضح عافیت اور بیماریوں سے نجات اور نماز اور روزے اور تلاوت قرآن پر مددگار بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں رمضان کے لئے سلامت رکھ، اسے ہمارے لئے سلامتی عطا فرما، اور ہماری طرف سے سلامتی عطا فرما یہاں تک کہ رمضان رخصت ہو جائے اور تو ہمیں بخش دے۔ ہم پر رحمت کر اور ہم سے درگزر فرما‘‘۔

پھر لوگوں کی طرف رخ زیبا کرتے اور فرماتے:

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ إِذَا أَهَلَّ هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ غُلَّتْ فِيْهِ مَرَدَةُ شَيَاطِيْنَ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَنَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ اَللّٰهُمَّ، أَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا، وَكُلَّ مُمْسِكٍ تَلَفًا، حَتّٰى كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: هٰذَا يَوْمُ الْجَائِزَةِ فَاغْدُوْا فَخُذُوْا جَوَائِزَكُمْ.

(ابن عساکر، تاریخ مدینة دمشق، ۵۱:۱۸۶)

’’اے لوگو! جب رمضان کا چاند طلوع ہوتا ہے تو اس میں خبیث شیاطین کو طوق ڈال دیے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر رات آسمان دنیا سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟ اے اللہ! ہر خرچ کرنے والے کو عطا فرما اور ہر روکنے والے کو تلف فرما، یہاں تک کہ عید الفطر کا دن آتا ہے تو آسمانِ دنیا سے پکارنے والا پکارتا ہے: یہ انعام کا دن ہے دوڑو اور اپنے انعام حاصل کرو‘‘۔

اس روحانی موسم کا کمال لیلۃ القدر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت امام مالکؒ نے ’موطأ‘ میں اور بیہقی نے ’شعب الایمان‘ میں روایت نقل کی ہے:

إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ لَا يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُوْلِ الْعُمُرِ فَأَعْطَاهُ اللهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.

(مالك، الموطأ، ۱:۳۲۱، رقم:۶۹۸)

’’رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے اعمال کو ملاحظہ فرمایا تو

آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کی عمریں کم ہیں اور ان کے اعمال دیگر امتوں کے اعمال تک نہیں پہنچتے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو کہ ہزار مہینوں سے افضل ہے‘‘۔

اس کے کرم کو بھی تو گناہگار چاہیئے!

اللہ تعالیٰ تو ہر لمحے اپنے بندے پر اپنی رحمتیں نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتا ہے لیکن یہ بندہ ہی ہے جو اسے بھولا ہوا ہے اور یوں اس کی رحمت کو اپنے لئے مشکل بنا رکھا ہے۔ بندے سے جب کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو مولیٰ کریم کی ناراضگی مستقل نہیں ہوتی بلکہ وہ تو منتظر رہتا ہے کہ کب یہ گنہگار بندہ توبہ کے خیال سے اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

یہ ربِ ذوالجلال کا عجیب کرم ہے کہ مانگنے والے ضرورت مند غفلت میں سوئے پڑے ہیں اور وہ انہیں جگا جگا کر اپنی طرف متوجہ فرماتا ہے حتی کہ صبح پھوٹ پڑتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت اپنے اظہار کے لئے گناہ گاروں اور حاجت مندوں کی متلاشی رہتی ہے۔

حرفِ آخر

یہاں بنیادی مقصد اس حقیقت کا اظہار کرنا ہے کہ ویسے تو اللہ رب العزت کا درِ رحمت و مغفرت ہر گناہگار کے لئے ہر وقت کھلا ہے لیکن بعض لمحات، راتیں اور دن، ایسے بھی ہیں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور بخشش اپنے بندوں پر برسنے کا بہانہ چاہتی ہے۔ انسان کو کرم نوازیوں کے ایسے مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس چار روزہ حیاتِ مستعار کے فریب نے انسان کو نہ جانے کس سحر میں مبتلا کر رکھا ہے کہ اپنی آخرت بہتر بنانے کے لئے اس کے پاس چند لمحات کی بھی فرصت نہیں۔ جونہی اس عارضی زندگی کی مہلت کا اختتام ہوگا اور دنیا کا یہ جھوٹا طلسم مکڑی کے جالے کی طرح معدوم ہو جائے گا تو ساری حقیقتیں اس پر واضح ہو جائیں گی لیکن اس وقت ابدی پچھتاوے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ❁❁❁❁❁

منہاج کالج فار ویمن راولپنڈی کیمپس

FA,FSc,ICS BA,BSc,BS

(Physics,Maths,English,Computer,Ecnomics)

الشہادۃ الثانویہ، الشہادۃ العالیہ

میٹرک میں 75% مارکس لینے والی طالبات کے لئے

لیپ ٹاپ بطور انعام

رجسٹریشن جاری ہے

ضرورت برائے اساتذہ

درج ذیل مضامین میں

MA,MSc,MPhil

فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے

علوم شریعہ، بیالوجی، فزکس کیمسٹری

ہاسٹل کی سہولت موجود ہے

منہاج ایجوکیشنل کمپلیکس چاہواں

0513710044,03360927727

الفقہ

آپ کے فقہی مسائل

روزہ کی فرضیت و فضیلت

اللہ کا فرمان
روزہ میرے لیے
میں ہی اس کی جزا دوں گا

روزہ کا ثواب کسی ناپ تول، حساب کتاب کا محتاج نہیں، اس کی مقدار صرف اللہ جانتا ہے

سوال: قرآن وحدیث کی روشنی میں روزہ کی فرضیت و فضیلت کیا ہے؟

جواب: قرآنِ حکیم میں روزہ کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.

’’اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤo‘‘ (البقرۃ،۲:۱۸۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَه مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه.

(بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، ۱:۲۲، رقم:۳۸)

’’جس نے بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔‘‘

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلَى مَا شَاءَ اللّٰهُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى: اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهُ لِي، وَاَنَا اَجْزِي بِه.

(ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، ۲:۳۰۵، رقم:۱۶۳۸)

’’آدم کے بیٹے کا نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک آگے جتنا اللہ چاہے بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔‘‘

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ اعمال صالحہ کا ثواب صدقِ نیت اور اخلاص کی وجہ سے دس گنا سے بڑھ کر سات سو گنا تک بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے لیکن روزہ کا ثواب بے حد وحساب ہے۔ یہ کسی ناپ تول اور حساب کتاب کا محتاج نہیں، اس کی مقدار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

روزے کی فضیلت کے اسباب

روزے کی اس قدر فضیلت کے درج ذیل اسباب ہیں:

۱۔ پہلا سبب: روزہ لوگوں سے پوشیدہ ہوتا ہے اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا جبکہ دوسری عبادتوں کا یہ حال نہیں ہے کیونکہ ان کا حال لوگوں کو معلوم ہوسکتا ہے۔ اس لحاظ سے روزہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے۔

۲۔ دوسرا سبب: روزے میں نفس کشی، مشقت اور جسم کو صبر و برداشت کی بھٹی سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس میں بھوک، پیاس اور دیگر خواہشاتِ نفسانی پر صبر کرنا پڑتا ہے جبکہ دوسری عبادتوں میں اس قدر مشقت اور نفس کشی نہیں ہے۔

۳۔ تیسرا سبب: روزہ میں ریاکاری کا عمل دخل نہیں ہوتا جبکہ دوسری ظاہری عبادات مثلاً نماز، حج، زکوٰۃ وغیرہ میں ریاکاری کا شائبہ ہوسکتا ہے۔

۴۔ چوتھا سبب: کھانے پینے سے استغناء اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ روزہ دار اگرچہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے متشابہ تو نہیں ہوسکتا لیکن وہ ایک لحاظ سے اپنے

اندر یہ خلق پیدا کر کے مقرب الٰہی بن جاتا ہے۔
۵۔ پانچواں سبب: روزہ کے ثواب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں جبکہ باقی عبادات کے ثواب کو رب تعالیٰ نے مخلوق پر ظاہر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف منسوب کیا کہ اس کی جزاء میں ہوں۔
۶۔ چھٹا سبب: روزہ کی اضافت اللہ کی طرف شرف اور عظمت کے لئے ہے جیسا کہ بیت اللہ کی اضافت محض تعظیم وشرف کے باعث ہے ورنہ سارے گھر اللہ کے ہیں۔
۷۔ ساتواں سبب: روزہ دار اپنے اندر ملائکہ کی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے وہ اللہ کو محبوب ہے۔

سوال: رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کے معمولات کیا تھے؟

جواب: رمضان المبارک کے ماہ سعید میں حضور نبی اکرم ﷺ کے معمولاتِ عبادت و ریاضت اور مجاہدہ میں عام دنوں کی نسبت بہت اضافہ ہو جاتا تھا۔ اس مہینے اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت اپنے عروج پر ہوتی ہے اور اسی شوق اور محبت میں آپ ﷺ راتوں کا قیام بھی بڑھا دیتے۔ رمضان المبارک میں درج ذیل معمولات حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا حصہ ہوتے تھے۔

۱۔ کثرتِ عبادت و ریاضت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ، وابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ، وَاَشْفَقَ مِنْهُ.

(بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۳۱۰، رقم: ۳۶۲۵)

''جب ماہ رمضان شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا، آپ ﷺ کی نمازوں میں اضافہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس کا خوف طاری رکھتے۔''

۲۔ قیام اللیل

رمضان المبارک میں آپ ﷺ کی راتیں تواتر و کثرت کے ساتھ نماز میں کھڑے رہنے، تسبیح و تہلیل اور ذکر الٰہی میں محویت سے عبارت ہیں۔ نماز کی اجتماعی صورت جو ہمیں تراویح میں دکھائی دیتی ہے اسی معمول کا حصہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک میں قیام کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمایا:

''جس نے ایمان و احتساب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس دن وہ بطن مادر سے پیدا ہوتے وقت (گناہوں سے) پاک تھا۔''

(نسائی، السنن، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف یحیی بن ابی کثیر والنضر بن شیبان فیہ، ۴: ۱۵۸، رقم: ۲۲۰۸۔۲۲۱۰)

۳۔ کثرت صدقات و خیرات

حضور نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صدقات و خیرات کثرت کے ساتھ کیا کرتے۔ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی سوالی آپ ﷺ کے در سے خالی واپس نہ جاتا رمضان المبارک میں آپ ﷺ کی سخاوت اور صدقات و خیرات میں کثرت سال کے باقی گیارہ مہینوں کی نسبت اور زیادہ بڑھ جاتی۔ اس ماہ صدقہ و خیرات میں اتنی کثرت ہو جاتی کہ ہوا کے تیز جھونکے بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ علیہ السلام كَانَ (رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ) اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

(بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، ۲: ۶۷۲، رقم: ۱۸۰۳)

''جب حضرت جبریل امین آجاتے تو آپ ﷺ بھلائی کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔''

حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغامِ محبت لے کر آتے تھے۔ رمضان المبارک میں چونکہ وہ عام دنوں کی نسبت کثرت سے آتے تھے اس لئے حضور نبی اکرم ﷺ ان کے آنے کی خوشی میں صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرتے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کہ اس حدیث پاک سے کئی فوائد اخذ ہوتے ہیں مثلاً

i۔ آپ ﷺ کی جود وسخا کا بیان۔

ii۔ رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کے پسندیدہ عمل ہونے کا بیان۔

iii۔ نیک بندوں کی ملاقات پر جود وسخا اور خیرات کی زیادتی کا بیان۔ (نووی، شرح صحیح مسلم، ۱۵: ۶۹)

۴۔ اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں آپ ﷺ کا اعتکاف کرنے کا معمول تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

(بخاری، الصحیح، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الا واخر والاعتکاف فی المساجد کلھا، ۲: ۷۱۳، رقم: ۱۹۲۲)

''حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا ہے۔''

سوال: روزے میں کارفرما حکمتیں کیا ہیں؟

جواب: روزہ نہ صرف روح کی غذا ہے بلکہ اس کے پس پردہ بے شمار دینی و دنیاوی حکمتیں اور ایسے رموز کار فرما ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ روزہ دار کو عطا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے روزہ کی درج ذیل حکمتیں ہیں:

۱۔ تقویٰ

روزے کا مقصد انسانی سیرت کے اندر تقویٰ کا جوہر پیدا کر کے اس کے قلب و باطن کو روحانیت و نورانیت سے جلاء دینا ہے۔ روزے سے حاصل کردہ تقویٰ کو اگر بطریق احسن بروئے کار لایا جائے تو انسان کی باطنی کائنات میں ایسا ہمہ گیر انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے جس سے اس کی زندگی کے شب و روز یکسر بدل کر رہ جائیں۔

تقویٰ بادی النظر میں انسان کو حرام چیزوں سے اجتناب کی تعلیم دیتا ہے، لیکن اگر بنظرِ غائر قرآن وسنت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ روزے کی بدولت حاصل شدہ تقویٰ حرام چیزوں سے تو درکنار ان حلال و طیب چیزوں کے قریب بھی بحالتِ روزہ پھٹکنے نہیں دیتا' جن سے مستفید ہونا عام زندگی میں بالکل جائز ہے۔ ہر سال ایک ماہ کے اس ضبط نفس کی لازمی تربیتی مشق (Refresher Course) کا اہتمام، اس مقصد کے حصول کے لئے ہے کہ انسان کے قلب و باطن میں سال کے باقی گیارہ مہینوں میں حرام و حلال کا فرق و امتیاز روا رکھنے کا جذبہ اس درجہ فروغ پا جائے کہ اس کی باقی زندگی ان ہی خطوط پر استوار ہو جائے۔ وہ ہر معاملے میں حکمِ خداوندی کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے حرام چیزوں کے شائبہ سے بھی بچ جائے۔

۲۔ تربیتِ صبر وشکر

صبر کا تقاضا ہے کہ انسان کسی نعمت سے محرومی پر اپنی زبان کو شکوہ اور آہ و بکا سے آلودہ کئے بغیر خاموشی سے برداشت کرے۔ روزہ انسان کو تقویٰ کے اس مقامِ صبر سے بھی بلند تر مقامِ شکر پر فائز دیکھنے کا متمنی ہے۔ وہ اس کے اندر یہ جوہر پیدا کرنا چاہتا ہے کہ نعمت کے چھن جانے پر اور ہر قسم کی مصیبت، ابتلا اور آزمائش کا سامنا کرتے وقت اس کی طبیعت میں ملال اور پیشانی پر شکن کے آثار پیدا نہ ہونے پائیں' بلکہ وہ ہر تنگی و ترشی کا بہرحال خندہ پیشانی سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا رہے۔

۳۔ جذبہ ایثار

بحالتِ روزہ انسان بھوک اور پیاس کے کرب سے گزرتا ہے تو لامحالہ اس کے دل میں ایثار' اور قربانی کا

جذبہ تقویت پکڑتا ہے اور وہ عملاً اس کیفیت سے گزر کر جس کا سامنا انسانی معاشرہ کے مفلوک الحال اور نانِ شبینہ سے محروم لوگ کرتے ہیں، کرب و تکلیف کے احساس سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ فی الحقیقت روزے کے ذریعے اللہ رب العزت اپنے آسودہ حال بندوں کو ان شکستہ اور بے سر و سامان لوگوں کی زبوں حالی سے کماحقہ آگاہ کرنا چاہتے ہیں، جو اپنے تن و جان کا رشتہ بمشکل برقرار رکھے ہوئے ہیں، تاکہ ان کے دل میں دکھی اور مضطرب انسانیت کی خدمت کا جذبہ فروغ پائے اور ایک ایسا اسلامی معاشرہ وجود میں آ سکے، جس کی اساس باہمی محبت و مروت' انسان دوستی اور دردمندی و غمخواری کی لافانی قدروں پر ہو۔ اس احساس کا بیدار ہو جانا روزے کی روح کا لازمی تقاضا ہے اور اس کا فقدان اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ روزے میں روح نام کی کوئی چیز باقی نہیں بقول علامہ اقبال:

روح چوں رفت از صلوٰۃ و از صیام
فرد ناہموار، ملت بے امام

''جب نماز و روزہ سے روح نکل جاتی ہے تو فرد نالائق و ناشائستہ اور قوم بے امام ہو جاتی ہے۔''

۴۔ تزکیہ نفس

روزہ انسان کے نفس اور قلب و باطن کو ہر قسم کی آلودگی اور کثافت سے پاک و صاف کر دیتا ہے۔ انسانی جسم مادے سے مرکب ہے، جسے اپنی بقا کے لئے غذا اور دیگر مادی لوازمات فراہم کرنا پڑتے ہیں، جبکہ روح ایک لطیف چیز ہے، جس کی بالیدگی اور نشوونما مادی ضروریات اور دنیاوی لذات ترک کر دینے میں مضمر ہے۔ جسم اور روح کے تقاضے ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ روزہ جسم کو کھانے پینے اور بعض دیگر اُمور سے دور رکھ کر مادی قوتوں کو لگام دیتا ہے' جس سے روح لطیف تر اور قوی تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ جوں جوں روزے کی بدولت بندہ خواہشاتِ نفسانی کے چنگل سے رستگاری حاصل کرتا ہے، اس کی روح غالب و توانا اور جسم مغلوب و نحیف ہو جاتا ہے۔ روح اور جسم کا تعلق پرندے اور قفس کا سا ہے، جیسے ہی قفسِ جسم کا کوئی گوشہ وا ہوتا ہے، روح کا پرندہ مائل بہ پرواز ہو کر، موقع پاتے ہی جسم کی بندشوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

مسلسل روزے کے عمل اور مجاہدے سے تزکیہ نفس کا عمل تیز تر ہونے لگتا ہے، جس کی وجہ سے روح کثافتوں سے پاک ہو کر پہلے سے کہیں لطیف تر اور قوی تر ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض کاملین و عرفاء کی روحانی طاقت کائنات کی بے کرانیوں اور پہنائیوں پر حاوی ہو جاتی ہے۔

۵۔ رضائے خداوندی کا حصول

روزے کا منتہائے مقصود یہی ہے کہ وہ بندے کو تمام روحانی مدارج طے کرانے کے بعد مقام رضا پر فائز دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ مقام رضا کیا ہے جو روزے کے توسط سے انسان کو نصیب ہو جاتا ہے؟ اس پر غور کریں تو اس کی اہمیت کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ رب کا اپنے بندے سے راضی ہو جانا اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے مقابلے میں باقی سب نعمتیں ہیچ دکھائی دیتی ہیں۔ روزہ وہ منفرد عمل ہے جس کے اجر و جزا کا معاملہ رب اور بندے کے درمیان چھوڑ دیا گیا کہ اس کی رضا حد و حساب کے تعین سے ماوراء ہے۔

❁❁❁❁❁

انتقالِ پُرملال: گذشتہ ماہ محترم محمد عدنان جاوید (مرکزی ناظم مالیات) کے چچا جان قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم مرکزی امیر تحریک، محترم ناظم اعلیٰ اور جملہ قائدین و سٹاف ممبران نے مرحوم کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کی بخشش و مغفرت کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فہم قرآن کی عوامی جدوجہد، عرفان القرآن کورس، ایک جائزہ

رجوع الی القرآن اور تحریک منہاج القرآن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دعوت دین کی بنیاد قرآنی فکر پر رکھی

علامہ محمود مسعود قادری☆

ارشاد باری تعالیٰ: ’’اور بے شک ہم نے قرآن کو نصیحت کیلئے آسان کر دیا سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟‘‘

افراد مل کر معاشرہ تشکیل دیتے ہیں اور معاشرے مل کر قوم بناتے ہیں۔ رشد و ہدایت جہاں ایک فرد کی ضرورت ہے وہاں ہر معاشرے اور قوم کے لئے بھی ناگزیر ہے۔ جس قوم کے پاس کوئی فکر، عقیدہ، دستور اور نظام العمل نہ ہوتو وہ قومیں بالآخر تباہ و برباد ہوجاتی ہیں۔

انسان اپنی فطرت میں ہدایت کا متلاشی ہے۔ وہ جب سے دنیا میں وارد ہوا ہے ہدایت و رہنمائی کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ انسان کی اسی فطری اور جبلی آرزو سے بخوبی واقف رب کائنات نے انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے ہر دور اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق انبیاء و رسل اور کتب وصحائف نازل فرمائے۔ بالآخر حضور ﷺ آخرالزمان نبی بن کر تشریف لائے اور اپنے ہمراہ دائمی ہدایت کا ذریعہ قرآن مجید کی شکل میں لائے۔

اتر کر حرا سے وہ سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا بھی ساتھ لایا

انسانیت کی بالعموم اور امت مسلمہ کی بالخصوص خوش نصیبی ہے کہ اسے قرآن مجید جیسی الوہی ہدایت میسر ہے جس میں ماقبل اور مابعد کی انسانی تاریخ بھی موجود ہے اور کثیر الجہتی علم وعمل کی راہنمائی بھی دستیاب ہے۔ زندگی کا کوئی گوشہ، کوئی زاویہ ایسا نہیں کہ جسے قرآن مجید نے تشنہ چھوڑا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ.

’’بے شک یہ قرآن اس (منزل) کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے درست ہے‘‘۔ (الاسراء:9)

قرآن سب سے زیادہ قوی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ امت مسلمہ کی ترقی اور فلاح کا لازمی تقاضا قرآن اور قرآنی تعلیمات کے ساتھ متمسک ہونا ہے۔

قرآنی تعلیمات کا فروغ اور تحریک منہاج القرآن

تحریک منہاج القرآن دین مبین کے احیاء اور تجدید کی تحریک ہے۔ اس تحریک کی بنیاد روز اول سے قرآن اور قرآنی تعلیمات پر رکھی گئی۔ قرآن مجید کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کے لئے تحریک اور بانی تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی کاوشوں کا ایک زمانہ معترف ہے۔ شیخ الاسلام نے دعوت دین کی بنیاد قرآنی فکر پر رکھی۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ مختلف موضوعات پر ہزاروں خطابات فرماچکے ہیں اور ان خطابات میں جابجا قرآن مجید کی آیات کو بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں اور اس طرح آیاتِ قرآنیہ سے مستنبط نکات کے ذریعے اپنے موضوع کو مزین کرتے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کی عملی جدوجہد کا آغاز شیخ الاسلام کے دروس قرآن سے ہوا۔ ان دروسِ قرآن میں علمی وعملی، فکری و نظریاتی، تنظیمی و تربیتی امور کے حوالے

☆ سینئر نائب ناظم تربیت، کوآرڈینیٹر کورسز

سے قرآن مجید سے براہ راست استفادہ کیا گیا۔ ان دروس قرآن میں شامل ہونے والے افراد ہی آج دنیا بھر میں قرآنی فکر کے فروغ کی جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔

رجوع الی القرآن بذریعہ دروس عرفان القرآن

قرآنی فکر کے فروغ کے لئے جہاں ایک طرف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری عوامی حلقوں میں دروسِ قرآن اور شبِ بیداریوں کے ذریعے قرآنی فکر کے فروغ میں قومی و بین الاقوامی سطح پر مصروفِ عمل ہیں وہاں مرکزی نظامت دعوت و تربیت کے سکالرز اور منہاج انٹرنیشنل یونیورسٹی کے سکالرز بھی ملک بھر میں اور عالمی سطح پر دروس عرفان القرآن کے ذریعے قرآنی فکر کی اشاعت میں مصروفِ عمل ہیں۔ ماہ ربیع الاول اور رمضان المبارک میں دروس عرفان القرآن کی تعداد کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ ان دروس کے ذریعے ملک بھر میں اور عالمی سطح پر قرآنی تعلیمات کے فروغ کی حتی المقدور کوششیں جاری ہیں۔

قرآنی فکر کے فروغ کی تحریری جدوجہد

قرآنی فکر و تعلیمات کے فروغ کے لئے جہاں دروس قرآن کا عمل مسلسل جاری ہے بعینہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری تحریری میدان میں بھی قرآنی فکر کے فروغ کے لئے مصروف جدوجہد ہیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''عرفان القرآن'' کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کیا جو نہ صرف ترجمہ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے بلکہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ایسا ترجمہ ہے جو دورِ حاضر کے تمام ابہامات اور اشکالات کا ازالہ کرتا ہے اور قاری کو آیات بینات کی علمی و سائنسی تفسیر بھی میسر آتی ہے۔ ترجمہ عرفان القرآن شیخ الاسلام کی قرآن فہمی کے باب میں انسانیت کیلئے ایک عظیم خدمت ہے۔ اس وقت تک الحمدللہ تعالیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ترجمہ قرآن ''عرفان القرآن'' کا ترجمہ اردو، انگلش، نارویجن، Finish (فن لینڈ)، ہندی، سندھی، یونانی، بنگالی (زیرِطبع)، French (زیرِ طبع)، Danish (زیرِ طبع) زبان میں ہو چکا ہے۔

عرفان القرآن ترجمہ کے علاوہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تفسیر منہاج القرآن اور 515 سے زائد شائع ہونے والی تمام کتب کے بنیادی مصادر قرآن، حدیث پر مشتمل ہیں۔ یہ تمام تحریری کاوشیں قرآنی تعلیمات کے فروغ کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

فہم قرآن کی عوامی جدوجہد۔ عرفان القرآن کورس

تحریک منہاج القرآن کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ قرآنی تعلیمات کو عوام الناس تک پہنچایا جائے۔ ہر کلمہ گو کا حق ہے کہ اسے ان تعلیمات سے روشناس کروایا جائے۔ ہمارے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ قرآن کو پڑھنا اور سمجھنا ایک مشکل عمل ہے اور یہ علماء خطباء کا ہی خاصہ ہے۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر، ۵۴:۲۲)

''اور بے شک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟''۔

اس آیت مبارکہ سے یہ امر واضح ہے کہ قرآن کو اللہ نے نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے۔ اگر کوئی سیکھنے کی جستجو کرتا ہے تو یہ قرآن اسے ضرور راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

قرآن فہمی کی اس عوامی جدوجہد کے سلسلے میں تحریک کے نامور سکالر محترم حافظ سعید رضا بغدادی کی خدمات غیر معمولی ہیں۔ انہوں نے 2007ء میں کویت میں قیام کے دوران عوامی سطح پر قرآن مجید کی تدریس کا آغاز کیا۔ ان کے لیکچرز بعد ازاں ''کورس'' کی شکل اختیار کر گئے۔ یہ کورس اس قدر مفید اور عام فہم تھا کہ پورے کویت میں کلاسز کا آغاز ہوگیا۔ کویت سے واپسی پر حافظ سعید رضا نے اس کو عرفان القرآن کورس کے نام سے موسوم کرتے

ہوئے شیخ الاسلام کے حکم پر ملک بھر میں اس کا اجراء کردیا۔ ملک بھر میں کلاسز کے انعقاد کے سلسلہ پر معلمین کی تیاری کے کیمپوں کا آغاز کیا گیا اور ایک سال میں ملک بھر سے 500 سے زائد معلمین و معلمات تیار ہوئے جن کے ذریعے ملک کے طول وعرض میں عرفان القرآن کورس کا آغاز ہوا۔ یہ عامۃ الناس تک قرآن فہمی اور قرآنی تعلیمات کو پہنچانے کا ایسا عام ذریعہ ہے جو کہ تحریک منہاج القرآن کا ہی خاصہ ہے۔

عرفان القرآن کورس۔ ایک تعارف

آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات طیبہ کی مناسبت سے یہ کورس 63 لیکچرز پر مشتمل ہے۔ کلاس کا دورانیہ 3 ماہ ہے۔ ہفتہ وار پانچ دن کلاس منعقد کی جاتی ہے۔ کورس کا ہر لیکچر درج ذیل چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے:

ا۔ تجوید وقرأت

دینی مدارس میں تجوید وقرات کا کورس دو سالہ دورانیہ پر مشتمل ہوتا ہے لیکن عرفان القرآن کورس میں مکمل تجوید 63 گھنٹوں میں یعنی 3 ماہ کی روزانہ ایک گھنٹہ کلاس میں پڑھائی جاتی ہے۔ کورس میں شریک افراد قرآن مجید کے ہر حرف کی صحیح ادائیگی سیکھتے ہیں۔ مخارج، صفاتِ حروف، مدات کا بیان اور دیگر تمام اسباق نہ صرف پڑھائے جاتے ہیں بلکہ باقاعدہ قرات کی مشق بھی کروائی جاتی ہے۔

۲۔ ترجمہ وتفسیر

عرفان القرآن کورس میں پہلے پارہ کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھائی جاتی ہے لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ کورس میں خالی ترجمہ پڑھایا ہی نہیں جاتا بلکہ ترجمہ سمجھنے اور کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کی جاتی ہے۔ اسماء، افعال اور حروف کی پہچان کرواتے ہوئے ترجمہ کروایا جاتا ہے جس کے بعد یہ امر یقینی ہوجاتا ہے کہ اگر کوئی فرد صرف ایک پارہ کا ترجمہ عرفان القرآن کورس کے ذریعے کرلے اور ذخیرہ الفاظ میں مسلسل اضافہ کرتا رہے تو قرآن مجید کے اکثر حصے کا ترجمہ کرنے کی صلاحیت حاصل کرسکتا ہے۔ یہ تحریک منہاج القرآن کی بہت بڑی کامیابی ہے جس کے ذریعے ہزاروں لوگ قرآنی تعلیمات سے فیضیاب ہوچکے ہیں۔ علاوہ ازیں 15 مختلف تفاسیر کے منتخب حصے کتاب میں شامل ہیں جس سے قاری کو وسعت نظر اور مطالعہ کی عادت نصیب ہوتی ہے۔

۳۔ عربی گرامر

مدارسِ دینیہ میں عربی گرامر (صرف ونحو) کی تعلیم و تربیت کا عمل بہت وسیع اور طویل ہوتا ہے جس میں صرف و نحو کی مبادیات سے لے کر شروحات تک سب کچھ پڑھایا جاتا ہے لیکن عرفان القرآن کورس میں عربی گرامر کے منتخب حصے شامل ہیں۔ وہ ضروری چیزیں کہ جن سے عامۃ الناس تک قرآن فہمی کا عمل آسانی سے پہنچایا جاسکے۔ اگر یوں کہا جائے کہ سکول وکالج یا یونیورسٹی میں اسلامیات اور عربی کتب میں شامل گرامر عرفان القرآن کورس میں شامل ہے اور شرکاء کورس تین ماہ کے مختصر دورانیے میں اسماء، افعال اور حروف کی پہچان کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں تو غلط نہ ہوگا۔

علاوہ ازیں مصادر سے صیغہ بنانا، صیغہ کی پہچان، فعل ماضی، مضارع، امر اور نہی بنانے کا طریقہ، گرامر کے یہ تمام اسباق نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں پڑھائے اور سمجھائے جاتے ہیں۔ اس کورس میں شریک عوام الناس حتی کہ مدارس دینیہ کے علماء اور طلبہ گواہی دیتے ہیں کہ اس سے آسان طریقہ تدریس وتفہیم پہلے نہیں دیکھا گیا۔

۴۔ حدیث واصول حدیث

عرفان القرآن کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس میں مختلف احادیث مبارکہ کی قرات وفہم بھی شامل ہے۔ اس کورس کے ذریعے سکالرز عامۃ الناس

تک حدیث مبارکہ کے متعلق چند ضروری امور بیان کرتے ہیں، جن میں حجیت حدیث، اقسام حدیث، سند اور متن کے حوالے سے عامۃ الناس کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایمان، عقیدہ اور معاشرتی زندگی کے حوالے سے احادیث کے ذریعے تربیتی مقاصد بھی حاصل کئے جاتے ہیں۔ نیز تلاوت کلام مجید اور قرات حدیث نبوی میں فرق اور امتیاز بھی واضح کیا جاتا ہے۔

۵۔ مسنون دعائیں

عرفان القرآن کورس کا آخری حصہ مسنون دعاؤں پر مشتمل ہے کہ جس کے ذریعے عامۃ الناس کا تعلق براہ راست اللہ رب العزت کی بارگاہ سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کورس میں شامل دعائیں تقریباً دن اور رات کے معمولات کا احاطہ کرتی ہیں۔ صبح بیدار ہونے سے لے کر رات بستر پر جانے تک کی تمام دعائیں کورس میں شامل ہیں۔

قرآن سکالرز کی تیاری

مرکزی نظامت تربیت، منہاج ٹریننگ اکیڈمی کے ڈائریکٹر محترم غلام مرتضٰی علوی، ڈائریکٹر کورسز محترم حافظ محمد سعید رضا بغدادی اور نظامت تربیت نے سال 2017ء کو عرفان القرآن کورسز کے احیاء کا سال قرار دیا ہے۔ نظامت تربیت کی پوری ٹیم کا عزم ہے کہ اس سال کے اختتام تک ملک بھر سے تنظیمات کے تعاون سے ڈویژنل سطح سے لے کر یونین کونسل لیول تک قرآن سکالرز (مرد و خواتین) کا جال پھیلایا جائے گا اور یہ لوگ بطور معلمین معلمات خدمات سرانجام دیں گے۔

ملک بھر میں عرفان القرآن کورس اور دیگر کورسز کو عامۃ الناس تک پہنچانے کے لئے ہزاروں سکالرز کی ضرورت ہے جن کے ذریعے یونین کونسلز لیول تک تعلیم وفہم قرآن کی تحریک کو پہنچانے کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکے۔

قرآن سکالرز کا معیار تعلیم کم از کم کسی بھی مضمون میں ایم اے رکھا گیا۔ جبکہ خواتین کے لئے بی اے تعلیمی معیار مقرر کیا گیا۔ ان قرآن سکالرز کو کورس کے اختتام پر باقاعدہ اسناد جاری کی جاتی ہیں۔

نظامتِ تربیت کے زیر اہتمام قرآن سکالرز کی تیاری کے سلسلہ میں منعقدہ کورسز کا ایک جائزہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے:

ا۔ تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی معاونت سے دسمبر 2016ء میں پہلا قرآن سکالرز تربیتی کیمپ منعقد ہوا جس میں 30 سے زائد مرد و خواتین شریک ہوئے۔ کیمپ سے فراغت کے بعد سکالرز کے متعلقہ علاقہ جات میں کلاسز کا آغاز ہوچکا ہے اور مزید کاوشیں جاری ہیں۔

۲۔ لاہور میں بھرپور انداز سے کلاسز کا آغاز ہوچکا ہے جس میں مرکز، منہاج یونیورسٹی، آغوش کمپلیکس میں عرفان القرآن کورسز جاری ہیں۔ علاوہ ازیں لاہور میں واہگہ ٹاؤن میں دو کلاسز کا آغاز ہوچکا ہے۔

۳۔ قرآن سکالرز کی تربیت کا دوسرا کیمپ 18 سے 28 مارچ منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے 80 سے زائد مرد و خواتین شریک ہوئے۔ اس کیمپ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی کوششوں سے 60 سے زائد اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین شریک ہوئیں۔

۴۔ ان کیمپس کے انعقاد سے سکالرز اور تنظیمات کے تعاون سے ملک میں فروغ تعلیمات قرآنیہ اور رجوع الی القرآن کی تحریک کو مہمیز ملی ہے اور ملک بھر میں کورسز کا آغاز ہورہا ہے۔ ماہ اپریل میں لاہور، گوجرانوالہ، قصور، منڈی بہاؤالدین، جھنگ، پھالیہ، پنڈدادنخان، دینہ، جہلم، کشمیر اور دیگر مقامات پر آغاز ہوچکا ہے۔

۵۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کے پراجیکٹ ''الہدایہ'' کے لئے قرآن سکالرز کی تربیت کے لئے منہاج القرآن ویمن لیگ اور نظامت تربیت کے تعاون سے عظیم الشان ٹریننگ ورکشاپ منعقد ہوئی جس میں 80 سے زائد طالبات شریک

ہوئیں۔ ان سکالرز کے ذریعے ملک بھر میں خواتین کے لئے قرآن فہمی کی عظیم تحریک کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

آئندہ حکمت عملی

جولائی 2017ء میں قرآن سکالرز کی تربیت کا تیسرا کیمپ منعقد ہوگا جس میں کثیر تعداد میں مرد و خواتین کی شرکت متوقع ہے۔ کیمپ کی باقاعدہ تاریخ کا اعلان اعتکاف میں کیا جائے گا جبکہ اعتکاف میں ہی رجسٹریشن کا آغاز کیا جائے گا۔ آئندہ کیمپ میں شرکت کے لئے شرکاء کے لئے درج ذیل شرائط ہیں:

مرد حضرات کے لئے ترجیحاً ایم اے اسلامیات، عربی، درس نظامی یا کسی بھی مضمون میں ایم اے جبکہ خواتین کے لئے بی اے شرط ہوگی۔ مرد و خواتین میں قرات و تجوید کی صلاحیت رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

امید واثق ہے کہ نظامت تربیت کی فروغ قرآن کی کاوشیں ضرور رنگ لائیں گی اور اندرون و بیرون ملک عامۃ الناس تک قرآنی فکر و تعلیمات پہنچیں گی اور معاشرے میں تعلیمی وشعوری انقلاب بپا ہوگا۔ ان شاء اللہ

❁❁❁❁❁

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ محترم چوہدری محمد افضل گجر (صدر پاکستان عوامی تحریک لاہور) کی ہمشیرہ، محترم حافظ محمد عاصم اقبال (کریکلم ڈیپارٹمنٹ MES) کے والد محترم، محترم رانا تجمل حسین (مرکزی سیکرٹری جنرل MSM) کے ماموں، محترم محمد مظفر (ممبر سیکیورٹی سٹاف مرکز) کے کزن محترم سلطان احمد (سرگودھا)، محترم عدیل ساحر مصطفوی (ناظم TMQ ستیانہ بنگلہ جڑانوالہ فیصل آباد) کے والد، محترم شاہد محمد رضا قادری (ناظم دعوت TMQ پی پی 131 سمبڑیال) کی بیٹی، محترم محمد شفیق (نائب ناظم TMQ پی پی 121 سیالکوٹ) کی بیٹی، محترم محمد حسین کھوکھر (سرپرست TMQ سمبڑیال) کی اہلیہ، محترم سوداگر حسین (کنوینئر پی پی 125) کے کزن محترم ملک عرفان، محترم عبدالقیوم قادری (نائب ناظم ممبر شپ سیالکوٹ) کے ماموں محترم صلاح الدین، محترم حافظ عرفان انقلابی (جنڈ اٹک) کی ہمشیرہ، محترم محمد رفیق گجر اور محمد صدیق گجر (حافظ آباد) کے بہنوئی محترم محمد نواز کھوکھر، محترم نوید (پی پی 144) کے والد محترم، محترم ملک شعیب (سابق صدر راوی ٹاؤن) کے والد محترم، محترم طارق حبیب (نائب صدر PAT پی پی 138-B) کی والدہ محترمہ، محترم، محترم عبدالواحد چشتی (حافظ آباد)، محترم قاری محمد یوسف (سید والہ) کی بھابھی، محترم غلام صابر چوہان (دیپالپور) کے والد، محترم غلام نبی قادری (پی پی 68 فیصل آباد) کی والدہ، محترم محمد سلیم قادری (اٹھارہ ہزاری) کے والد، محترم رائے امداد اللہ (کالے کی منڈی) کی اہلیہ، محترم بشیر احمد (پی پی 59 سمندری) کا بھتیجا، محترم معظم وارثی (پی پی 58 ماموں کانجن) کے والد، محترم نور حیات نوں (پنڈی بھٹیاں) کے تایا جان، محترم علی حسنین سنگوکا (اوکاڑہ) کی نانی جان، محترم محمد بلال بھٹی (پی پی 169 گجیانہ نو) کی پھوپھو جان، محترم صفدر حسین (پی پی 169 جھبراں) کی والد، محترم علامہ منظور حسین (پی پی 124 سیالکوٹ)، محترم محمد اکمل (پی پی 122 سیالکوٹ) کی والدہ محترمہ، محترم میاں بشیر احمد (پی پی 169 جھبراں) کے والد محترم، محترم خرم نثار قادری (نارنگ منڈی) کی والدہ محترمہ، محترم چوہدری آفتاب احمد (شکرگڑھ) کی ساس، محترم محمد طاہر معین منہاجین (جنڈ، اٹک) کی نانی جان اور محترم منور غوث (سمندری) کے چچا جان قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

آخری سانس تک شہید کارکنوں کے قصاص کی جنگ لڑیں گے: قائد انقلاب کا عزم

سانحہ ماڈل ٹاؤن استغاثہ کیس

انصاف بشکلِ قصاص، قانونی جنگ جاری

عظیم شہداء کے عظیم ورثاء نے فرعون صفت حکمرانوں کی ہر پیشکش کو پاؤں کی ٹھوکر مار دی

56 گواہان نے قاتلوں کے خلاف انسداد دہشتگردی کی عدالت میں سینہ تان کر گواہی دی

نوراللہ صدیقی

17 جون کا لہو رنگ دن تا قیامت پاکستان کے عوام بالخصوص تحریک منہاج القرآن اور عوامی تحریک کے کارکنان کو یاد رہے گا۔ اس دن عوام کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ دار ریاست نے 2 خواتین سمیت تحریک کے 14 کارکنان کو شہید اور 100 کارکنان کو شدید زخمی کرتے ہوئے انہیں خون میں نہلایا۔ ریاست کے شہریوں کے خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس وصول کر کے شہریوں کی حفاظت کیلئے خریدی گئی گولیوں اور اسلحہ سے ریاست نے اپنے ہی شہریوں کا ناحق خون بہایا اور یہ منظر قومی الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے پوری قوم نے دیکھا۔ عفت مآب خواتین کو مرد پولیس کے ''جوانوں'' نے سینوں اور جبڑوں پر گولیاں ماریں۔ محراب سے سجی پیشانیوں کو گولیوں سے داغا، براق جیسی سفید داڑھیوں کو انہی کے لہو سے سرخ کیا، اس ظلم اور بربریت کا مظاہرہ کرنیوالے اعلیٰ پولیس افسروں کو شرم آئی اور نہ ایوانوں میں بیٹھی ''اشرافیہ'' کو حیا آئی کہ آخر کس جرم پر نوجوانوں، بزرگوں اور خواتین سے ان کی زندگی کا حق چھینا جا رہا ہے؟

ہم شہدائے ماڈل ٹاؤن کی تیسری برسی منا رہے ہیں۔ تین برسوں کا کوئی ایک دن ایسا نہیں جب ہم اپنے شہداء کی یاد سے غافل ہوئے ہوں اور کوئی دن ایسا نہیں کہ انصاف بشکلِ قصاص لینے کی قانونی جدوجہد میں غفلت کی گئی ہو۔ تیسری برسی کے موقع پر تحریک سے وابستہ ہر کارکن کی آنکھ اشکبار اور دل غم سے چور ہے مگر ظالم نظام اور قاتل حکمرانوں کے خلاف نفرت اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کا عزم پہلے سے شدید تر ہے۔ ہمیں فخر ہے قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے شہید بیٹوں اور بیٹیوں کی قربانی پر کہ جنہوں نے درندہ صفت حکمرانوں کی بھیجی ہوئی غنڈہ فورس کے سامنے سر کٹو اتو لیا مگر جھکایا نہیں۔

شہداء کی طرح شہداء کے ورثاء بھی بے مثال اور عظیم ہیں کہ انہوں نے فرعون کی طاقت اور قارون کا خزانہ رکھنے والے حکمرانوں کی کروڑوں روپے کی پیشکش اور ہر طرح کے خوف اور لالچ کو پاؤں کی ٹھوکر مار دی مگر قائد سے محبت اور مشن سے وابستگی کو کمزور نہ پڑنے دیا۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن کی ''ظلم کہانی'' سے بچہ بچہ واقف ہے کہ کس طرح بیریئرز ہٹانے کی آڑ میں قائد انقلاب ڈاکٹر طاہر القادری کو پاکستان آنے اور ظالم حکومت کے خلاف تحریک چلانے سے روکنے کیلئے ''اشرافیہ'' نے ماڈل ٹاؤن میں خون کی ندیاں بہائیں، کیونکہ ''اشرافیہ'' جانتی تھی کہ ڈاکٹر طاہر القادری اور انکے جانثار کارکن فاشسٹ اقتدار

کے خلاف سڑکوں پر آئے تو لوٹ مار کے دور کا خاتمہ ہو گا اور لٹیروں کی بقیہ زندگی احتساب کے شکنجے اور جیلوں میں گزرے گی۔

آج تیسری برسی کے موقع قارئین مجلّہ منہاج القرآن کو مختصر بتانا چاہتے ہیں کہ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے انصاف بشکلِ قصاص کیلئے سربراہ عوامی تحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی براہ راست نگرانی میں اب تک کیا قانونی چارہ جوئی کی گئی ہے اور کیس کس مرحلہ پر ہے۔

جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ

قارئین کے علم میں ہے کہ 17 جون 2014ء کی شام پنجاب کے وزیر اعلیٰ (جسے تحریک کے کارکن قاتل اعلیٰ کے نام سے پکارتے ہیں) نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی جوڈیشل انکوائری کروانے کا فیصلہ کرتے ہوئے میڈیا کے ذریعے اعلان کیا تھا کہ اگر جوڈیشل انکوائری رپورٹ میں میری طرف اشارہ بھی ہوا تو عہدے سے الگ ہو جاؤں گا مگر جسٹس باقر نجفی کمشن نے وقت مقررہ پر انکوائری مکمل کر کے رپورٹ پنجاب حکومت کے حوالے کر دی مگر پنجاب حکومت نے رپورٹ پبلک کرنے سے انکار کر دیا۔

معروف اینکر کامران شاہد نے انکشاف کیا کہ جسٹس باقر نجفی کمشن نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کا ذمہ دار براہ راست پنجاب حکومت کو ٹھہرایا ہے۔ اینکر کا یہ انکشاف مبنی بر حقیقت اس لئے دکھائی دیتا ہے کہ اگر کمشن کی رپورٹ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف نہ ہوتی تو یقیناً بلا تاخیر پبلک ہو چکی ہوتی۔

اس رپورٹ کے حصول کیلئے ستمبر 2014ء میں عوامی تحریک کی طرف سے لاہور ہائیکورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی اور پاکستان کے نامور قانون دان بیرسٹر علی ظفر کی خدمات حاصل کی گئیں جنہیں وکلاء کی بہترین ٹیم کی معاونت حاصل ہے۔دسمبر 2016ء تک رپورٹ کے حصول کیلئے عدالتی کارروائی چلتی رہی۔اس دوران بنچ ٹوٹتے اور بنتے رہے تاہم دسمبر 2016ء میں نیا بنچ بنا اور اب یہ بنچ از سر نو دلائل سنے گا مگر دسمبر 2016ء کے بعد یہ کیس زیر سماعت نہیں آیا،یعنی تین سال بعد تاریخ ملنا بھی بند ہو گئی؟ اس موقع پر رپورٹ کے حصول کیلئے سپریم کورٹ سے بھی رجوع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہائیکورٹ اپنا فیصلہ سنائے گی تو مزید قانونی چارہ جوئی آگے بڑھ سکے گی۔ رپورٹ کے حصول کیلئے عوامی تحریک بھر پور قانونی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے چونکہ فیصلہ عدالت نے سنانا ہے اس لئے انتظار جاری ہے۔

FIR کے اندراج کا بنیادی حق بھی چھین لیا گیا

17 جون 2014ء کو پولیس نے منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کے 14 افراد کو شہید اور 100 کارکنوں کو سیدھی گولیاں مارنے کے بعد منہاج القرآن کے قائدین و کارکنان پر ہی FIR-510/14 درج کر دی اور پولیس نے شہدائے ماڈل ٹاؤن کی ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا تو ایف آئی آر کے اندراج کیلئے سیشن کورٹ میں گئے ۔سیشن کورٹ نے ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا لیکن اس کے باوجود پولیس نے ایف آئی آر کا اندراج نہ کیا بلکہ حکومتی وزراء جو اس سانحہ میں ملوث تھے انہوں نے سیشن کورٹ کے حکم کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں رٹ فائل کر دی جو کہ لاہور ہائیکورٹ نے خارج کر دی لیکن اس کے باوجود پولیس نے ایف آئی آر کا اندراج نہ کیا کیونکہ اس میں وزیراعظم بمعہ وزیر اعلیٰ، وزراء اور بااثر لوگ ملوث تھے۔

دھرنے کے دوران آرمی چیف کی مداخلت سے ایف آئی آر 696/14 کا اندراج ہوا ،حکمرانوں نے جانبدار

جے آئی ٹی بنا کر کلین چٹ حاصل کر لی جس کے بعد صرف استغاثہ دائر کرنے کا آپشن رہ گیا تھا۔

استغاثہ دائر کرنے کا فیصلہ

پولیس نے شہدائے ماڈل ٹاؤن کی ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا تھا یہ ایف آئی آر عدالت کے حکم پر بھی درج نہ ہو سکی تو پھر سابق آرمی چیف جنرل راحیل شریف کی مداخلت پر ایف آئی آر درج ہوئی۔ حکومت نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی ایف آئی آر عوامی تحریک کے کارکنان کے خلاف درج کروا دی تھی۔ پولیس کی معیت میں درج ایف آئی آر نمبر 510 میں الزام لگایا گیا کہ عوامی تحریک کے 14 کارکنوں کو عوامی تحریک کے 42 کارکنوں نے شہید کیا اور دھوکہ دہی کیلئے 5 پولیس اہلکاروں کو بھی فائرنگ کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا اور چالان بھی عدالت میں پیش کر دیا۔

پانامہ لیکس یا ڈان لیکس نہیں، قاتل اشرافیہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس میں انجام سے دوچار ہوگی

انسداد دہشتگردی کی عدالت نے دونوں ایف آئی آرز پر روزانہ کی بنیاد پر سماعت شروع کر دی۔ سربراہ عوامی تحریک نے اے ٹی سی کی برق رفتار کارروائی سے بھانپ لیا کہ کیس کو داخل دفتر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے، لہذا انکی ہدایت پر استغاثہ دائر کر دیا گیا۔ استغاثہ مارچ 2016ء میں دائر کیا گیا اور فوجداری مقدمات اور ٹرائل کورٹ کے بہترین وکلاء کی خدمات حاصل کی گئیں۔ استغاثہ جواد حامد کی طرف سے دائر کیا گیا، جنہوں نے انتہائی جرات مندی کے ساتھ مسلسل دو روز اے ٹی سی میں اپنا بیان ریکارڈ کروایا۔

استغاثہ دائر ہونے کا قانونی فائدہ یہ ہوا کہ اے ٹی سی پولیس کے چالان اور ''حکومتی ساختہ'' جے آئی ٹی کی رپورٹ کی روشنی میں جو فیصلہ سنانا چاہ رہی تھی اسے بریک لگ گئی۔ استغاثہ کے تحت 10 ماہ تک عوامی تحریک کے 56 گواہان نے اپنے بیانات قلمبند کروائے۔ بیانات ریکارڈ کروانیوالوں میں مرکزی رہنما خرم نواز گنڈا پور اور فیاض وڑائچ بھی شامل تھے۔

گواہان کی جرأت مندانہ گواہیاں

عوامی تحریک کے 56 کارکنان جن میں خواتین بھی شامل تھیں نے پوری جرات کے ساتھ وقت کے فرعونوں اور یزیدوں کے خلاف اے ٹی سی میں اپنے بیانات ریکارڈ کروائے۔ کوئی ایک بھی ایسا کارکن نہ تھا جس نے گواہ بننے کے حوالے سے لیت ولعل سے کام لیا ہو۔ کارکنان کی بے باکی پر اے ٹی سی جج اور عدالتی عملہ بھی انگشت بدنداں تھا۔ کارکنوں نے عدالت کے فلور پر قاتلوں کے نام و پتے اور انہیں حکم دینے والوں کے متعلق تفصیل سے گواہیاں دیں۔

یہاں ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جس سے اندازہ ہوگا کہ قائد انقلاب کے بیٹے اور بیٹیاں کس طرح جرات اور ایمانی غیرت کے ساتھ مشن سے جڑے ہوئے ہیں۔ 2015ء میں ایک بیوہ ماں کے اکلوتے بیٹے زین کو با اثر کانجو خاندان کے نوجوان نے دن دیہاڑے لاہور میں قتل کر دیا۔ واقعہ کو میڈیا پر بہت پذیرائی ملی اور یہ امید بندھی کہ با اثر ملزم کسی صورت سزا سے نہیں بچ پائے گا مگر اندازے غلط ثابت ہوئے اور اکلوتے بیٹے کو قتل کرنیوالا ملزم ٹرائل کورٹ سے رہا ہو گیا۔ اس فیصلہ پر سپریم کورٹ کے سنیئر جج جسٹس امیر ہانی نے زین کی والدہ کو عدالت میں بلایا تو اس نے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ کہا کہ میں کمزور ہوں با اثر ملزموں کے خلاف مقدمہ نہیں لڑ سکتی۔

جس ظالم نظام میں ایک ماں، قاتل کے خلاف اپنے

بیٹے کا مقدمہ لڑنے سے عاجز ہو اس ظالم نظام میں ڈاکٹر طاہر القادری کے غریب مگر غیور کارکنوں کا وقت کے حاکم فرعونوں قاتلوں کے خلاف گواہیاں دینا اور ثابت قدم رہنا غیر معمولی بات ہے۔ انسداد دہشتگردی کی عدالت میں قاتل حکمرانوں کے خلاف گواہیاں دینے والے کارکن عظیم اور سلیوٹ کے مستحق ہیں۔

ٹھوس شہادتیں، استغاثہ کی منظوری، ملزمان کی طلبی

56 ٹھوس شہادتوں ،آڈیو اور ویڈیو ثبوتوں کے بعد عدالت نے 9 فروری 2017ء کے دن استغاثہ منظور کر لیا۔ تاہم ماڈل ٹاؤن میں قتل و غارت گری میں حصہ لینے والے ملازمین کو تو طلب کر لیا گیا مگر حکم دینے والے منصوبہ سازوں کے نام استغاثہ سے نکال دیئے گئے ۔جن کو طلب کیا گیا ان میں آئی جی سے لے کر سپاہی تک شامل ہیں اور جنہیں طلب نہیں کیا گیا ان میں شریف برادران، وفاقی وزراء ،ڈاکٹر توقیر شامل ہیں۔جنہیں طلب نہیں کیا گیا انکے خلاف عوامی تحریک لاہور ہائیکورٹ میں جا چکی ہے اور لاہور ہائیکورٹ سے مرکزی ملزمان(جو سانحہ کے ماسٹر مائنڈ ہیں) کی طلبی کی استدعا کی گئی ہے اس پر بھی تاریخیں پڑ رہی ہیں۔

سابق آئی جی پنجاب مشتاق سکھیرا نے اے ٹی سی کی طرف سے طلبی کے خلاف لاہور ہائیکورٹ سے عبوری سٹے آرڈر حاصل کر رکھا ہے اس کے خلاف بھی لاہور ہائیکورٹ سے رجوع کیا گیا ہے کہ سابق آئی جی کا عبوری ریلیف ختم کر کے انہیں اے ٹی سی میں پیش ہونے کی ہدایت کی جائے۔ استغاثہ کیس میں 124 ملزمان کو طلب کیا گیا ہے جن میں اکثریت پولیس افسران اور اہلکاروں کی ہے ۔طلب کئے گئے ملزمان میں اس وقت کے ڈی سی او لاہور اور ٹی ایم او بھی شامل ہیں۔

اس وقت سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس کے حوالے سے قانونی جنگ چل رہی ہے اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے قاتلوں کو سزائیں دلوانے کیلئے قانونی دلائل اور زمینی حقائق و ثبوت عدالت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ عدالت کے آرڈر اور سابق آرمی چیف کی مداخلت پر درج ہونیوالی ایف آئی آر سٹینڈ کر رہی ہے، اگرچہ شریف برادران کے نام استغاثہ کیس سے نکال دیئے گئے تاہم درج کروائی گئی ایف آئی آر میں بطور ملزم انکے نام شامل ہیں۔ استغاثہ کیس منظوری کے بعد ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ ملزمان کی طلبی اور حاضری کو یقینی بنانے کیلئے وکلاء ٹیم بھر پور مانیٹرنگ کر رہی ہے۔ جہاں کہیں بھی لوئیر کورٹ کے کسی فیصلے کو چیلنج کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اسے بلا تاخیر ہائیکورٹ میں چیلنج کیا جاتا ہے ۔گلو بٹ کی رہائی کے ہائیکورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ فائل

ظالم اور قاتل بلآخر اپنے انجام کو پہنچیں گے اور قطرے قطرے کا حساب اسی دنیا میں دے کر رخصت ہونگے

کی جا چکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہائیکورٹ میں ان تمام پولیس افسران کو عہدوں سے ہٹانے کی رٹ بھی فائل کی گئی ہے کہ جب تک استغاثہ کیس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا تب تک کوئی ملزم پولیس افسر عہدے پر برقرار نہ رہ سکے، اس پر بھی سماعت جاری ہے۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن کی جب تک ایف آئی آر درج نہ ہوئی تھی اس وقت تک اسے بھرپور طریقے سے میڈیا کے محاذ پر لڑا گیا ،احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے۔ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے پوری سوچ بچار کے ساتھ قصاص تحریک کے پہلے راؤنڈ کا اعلان کیا اور ملک گیر

اس ظالم نظام میں کارکنان تحریک کا وقت کے قاتل حاکموں کے خلاف گواہیاں دینا اور ثابت قدم رہنا غیر معمولی بات ہے

احتجاج ہوا۔ کارکنوں کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر نے شہر شہر احتجاج میں حصہ لیا اور شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ساتھ بھر پور اظہار یکجہتی کیا۔ قصاص تحریک کے پہلے راؤنڈ کا آخری احتجاجی جلسہ راولپنڈی میں 3 ستمبر 2016ء کو ہو۔

اس موقع پر قائد انقلاب نے اعلان کیا تھا کہ قصاص تحریک کے تین راؤنڈ ہیں۔ دو راؤنڈز باقی ہیں جنکا اعلان مناسب وقت پر ہوگا۔ ہم سب کا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ ہمارے صاحب بصیرت قائد وہ سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں جو ہماری نظروں سے پنہاں ہوتا ہے۔ اس وقت سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس عدالت میں ہے اور قانونی جنگ کمرہ عدالت میں لڑی جا رہی ہے۔ ابھی استغاثہ کیس ابتدائی مرحلے میں ہے اور کیس کسی فیصلہ کن مرحلہ کی طرف نہیں بڑھا۔ قائد انقلاب قانونی کارروائی کے حوالے سے براہ راست مانیٹرنگ کر رہے ہیں۔ جب وہ محسوس کرینگے کہ اب ہمیں انصاف کیلئے عدالت کے علاوہ کسی اور جگہ بھی نکلنا پڑے گا تو بلا تاخیر انکی ہدایات آئیں گی۔

17 جون 2014ء کے دن خون ناحق بہا، یہ انسانی خون کسی صورت رائیگاں نہیں جائیگا۔ ظالم اور قاتل بالآخر اپنے انجام کو پہنچیں گے اور قطرے قطرے کا حساب اسی دنیا میں دے کر رخصت ہونگے۔

شہداء ماڈل ٹاؤن کی تیسری برسی کے موقع پر ہم 30 اور 31 اگست 2014ء کی رات کے شہداء اور زخمیوں کو بھی سلام پیش کرتے ہیں۔ انقلاب مارچ کے مسافروں کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے قائد کے حکم پر آگ اور خون کے دریا عبور کر کے اسلام آباد پہنچنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں اشرافیہ کی یزیدیت کا پامردی سے مقابلہ کیا، زخمی بھی ہوئے اور جھوٹے مقدمات بھی جھیلے۔

تیسری برسی پر اسیران انقلاب مارچ کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو تین سال کے بعد بھی قید و بند کی سختیاں جھیل رہے ہیں اور جھوٹے مقدمات میں صوبہ کی مختلف عدالتوں میں پیش ہو رہے ہیں۔

پانامہ لیکس یا ڈان لیکس نہیں، قاتل اشرافیہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس میں انجام سے دوچار ہوگی۔

❁❁❁❁❁

انتباہ!

یہ بات مرکز کے نوٹس میں آئی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے تنظیمی اور ذیلی فورمز کے بعض عہدیدار اور کارکنان گوادر اور دیگر ہاؤسنگ سوسائٹیز میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ ان احباب کا ذاتی کاروبار ہے اور تحریک منہاج القرآن کا ان کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

نیز مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت نہیں ہے۔ لہذا احباب اپنے لین دین/نفع نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے اور کسی کو بھی اس حوالے سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت مرکز میں لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

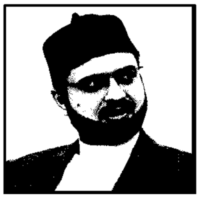

جہاں رسول اللہ ﷺ سے محبت ہوگی وہاں امن ہوگا

چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورۂ ساؤتھ افریقہ

خصوصی رپورٹ

ساؤتھ افریقہ میں سیاسی ومذہبی شخصیات سے ملاقاتیں امن کانفرنس سے خطاب، جگہ جگہ پرجوش استقبال

گذشتہ ماہ اپریل 2017ء محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ساؤتھ افریقہ کا تنظیمی و دعوتی دورہ کیا۔ اس دورہ کے دوران انہوں نے متعدد پروگرامز اور کانفرنسز میں شرکت کی اور وہاں کی نمائندہ سیاسی و سماجی اور حکومتی شخصیات، اسکالرز علماء و مشائخ سے ملاقاتیں کیں۔ اس دورہ کے ابتدائی پروگرامز کی رپورٹ نذرِ قارئین ہے، بقیہ پروگرامز کی رپورٹس ماہ جولائی 2017ء کے شمارہ میں شائع کی جائیں گی۔

۱۔ استقبالیہ

محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی ساؤتھ افریقہ آمد پر پرٹیوریا لذیذہ ریسٹورنٹ میں شاندار استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت قاری شوکت علی نے حاصل کی۔ اس کے بعد منہاج القرآن یوتھ لیگ کے رہنما بلال جاوید نے منہاج القرآن انٹرنیشنل اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمات کا تعارف پیش کیا۔

اس استقبالیہ تقریب میں ساؤتھ افریقہ میں ہائی کمشنر آف اسلامی جمہوریہ پاکستان محترم نجم الثاقب نے خصوصی شرکت کی اور پروگرام میں آمد پر محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا استقبال کیا۔ اس استقبالیہ پروگرام میں صدر پاکستان ایسوسی ایشن ساؤتھ افریقہ راجہ فخر حیات، صدر پریٹوریا سیکٹر ناصر خاں، بزنس کمیونٹی، ڈاکٹرز اور پروفیسرز سمیت منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک ساؤتھ افریقہ کے قائدین اور کارکنان نے شرکت کی۔

محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنے خصوصی خطاب میں علم کی اہمیت اور منہاج القرآن کی امن عالم کے لئے عالمگیر خدمات سے حاضرین کو آگاہ کیا اور دہشت گردی کے خلاف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی گرانقدر اور بے مثال عملی خدمات پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر انہوں نے ہائی کمشنر پاکستان جناب نجم الثاقب کو دہشت گردی پر مبسوط فتوی بطور گفٹ پیش کیا۔

پاکستان کے ہائی کمشنر محترم نجم الثاقب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور آپ احباب بہت خوش قسمت ہیں جو اسلام کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے والد گرامی ڈاکٹر محمد طاہر القادری دنیا کی وہ عظیم ہستی ہیں جو میرے اور آپ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ محبت کے پیغام اور اسلام کے حقیقی تشخص کو عملی صورت میں دنیا کے کونے کونے میں پیش کر رہے ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر چیئرمین سپریم کونسل MQI نے مقامی میڈیا سے پریس کانفرنس کی۔

۲۔ امن کانفرنس (ساؤتھ افریقہ)

17 اپریل 2017 کو جوہانسبرگ میں منہاج القرآن انٹرنیشنل ساؤتھ افریقہ کے زیر اہتمام ''اسلام امن اور محبت کا دین ہے'' کے موضوع پر ایک عظیم الشان امن کانفرنس منعقد ہوئی جس میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی۔

قاری شوکت علی مصطفوی نے تلاوت جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت قاری عبدالرزاق اینڈ منہاج نعت کونسل جوہانسبرگ نے حاصل کی۔ نور محمد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ اس عظیم الشان امن کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب بالخصوص علما و مشائخ، ڈاکٹرز، وکلا، تاجر، طلبا، اور خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ اخلاق رانا آصف (صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل جوہانسبرگ)، علامہ طاہر رفیق کوآرڈینیٹر ساؤتھ افریقہ اور محمد عتیق صدر پاکستان ایسوسی ایشن جوہانسبرگ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ صدر یوتھ لیگ بلال جاوید نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا تعارف پیش کیا اور تحریک کے تمام شعبوں بالخصوص علمی مراکز، ویلفیئر پروجیکٹس اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی انسانیت اور بالخصوص اُمت مسلمہ کیلئے بے مثال اور گرانقدر خدمات پر مبنی ڈاکومنٹری دکھائی گئی جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔

نومسلم خاتون Monika Monaab جس نے تحریکی کارکنان اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی کُتب اور خطابات کے ذریعے اسلام کی روشنی حاصل کی، انہوں نے نماز اور اخلاقیات کے حوالے سے خطاب کیا۔ حافظ احمد نے مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر حسن محی الدین کو سٹیج پر خطاب کی دعوت دی۔

محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے محبت رسول اور امن کے حوالے سے اپنے خطاب میں حدیث جبرائیل کی روشنی میں ادب و تعظیم رسول ﷺ کو اُجاگر کرتے ہوئے کہا کہ جہاں رسول اللہ ﷺ سے محبت ہوگی وہاں امن کا قیام ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو بالخصوص اور انسانیت کو بالعموم امن اور محبت کا پرچار کرنے کا درس دیا۔

اس موقع پر منہاج القرآن کے سفیر اور نائب امیر علامہ محمد صادق قریشی (برطانیہ) نے بھی خطاب کیا۔ اس پروگرام میں لوگوں کی کثیر تعداد نے ممبر شپ حاصل کی۔ پروگرام میں کئی شہروں سے منہاج القرآن کے وفود نے شرکت کی جن میں ڈربن، ہری سمجھ ویلکم، وٹ بنک ہمسرال، زنین وپر وٹوریا قابل ذکر ہیں۔

۳۔ شانِ ادب مصطفیٰ ﷺ کانفرنس (ساؤتھ افریقہ)

منہاج القرآن انٹرنیشنل Bushbuckridge ,Mpumalanga جنوبی افریقہ کے زیرِاہتمام مورخہ 18 اپریل 2017 بروز منگل بعداز نماز مغرب مریم کمیونٹی ہال میں عظیم الشان شانِ ادب مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس عظیم الشان پروگرام میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے بطورمہمان خصوصی شرکت کی اور خصوصی خطاب کیا۔ علاوہ ازیں نائب امیر منہاج القرآن انٹرنیشنل علامہ صادق قریشی، کوآرڈینیٹر منہاج القرآن ساؤتھ افریقہ علامہ رفیق نقشبندی، منہاج القرآن Mpumalanga کی تنظیم کے عہدیداران، راجہ جواد افضل، علامہ شہباز قادری، علامہ شبیر علوی، علامہ قاری شوکت علی مصطفوی، پاکستان عوامی تحریک کے صدر مرزا صفدر اقبال، رانا آصف جمیل صدر منہاج القرآن جوہانسبرگ، صدر عوامی تحریک جوہانسبرگ جاوید اقبال اعوان، علماومشائخ اور دیگر رفقا واراکین نے شرکت کی۔ ذیلی تنظیم کے عہدیداران نے پروگرام کے انعقاد کے لئے انتھک کوشش کی۔ قاری محمد شبیر علوی نے تلاوت جبکہ منہاج نعت کونسل کے حافظ احمد علی نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ اس عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر حسن محی الدین نے شان ادب مصطفیٰ ﷺ کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ تاجدار مدینہ ﷺ کو نہ صرف انسان بلکہ حیوان (اونٹ، بکریاں اور شجر) بھی جھک کر سلام پیش کرتے تھے۔ کائنات کی ہر شے حضور پاک ﷺ کا ادب کرتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انسانیت کا ادب سکھایا۔ ہمیں ہر انسان سے محبت کرنی چاہیے۔ یہ اسوۂ حسنہ ہے۔ اس پر عمل کیے بغیر آج اسلام کی عظیم

قدروں پر پڑی گرد کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ یہی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور منہاج القرآن کا پیغام ہے۔ لوگو! آقا کریم ﷺ کے اس مشن کے ساتھ جُڑ جاؤ، منہاج القرآن کے دست بازو بن کر انسانیت کی خدمت کرو، اسی میں عظمت ہے۔

اس موقع پر منہاج القرآن انٹرنیشنل کے سفیر اور نائب امیر علامہ محمد صادق قریشی نے بھی خطاب فرماتے ہوئے احیاء وتجدید دین کی اس تحریک کی خدمات اور پوری دنیا میں انسانیت کے حوالے سے کام کرنے کو بیان کیا۔

۴۔ محفل سماع اور شانِ اولیا کانفرنس (ساؤتھ افریقہ)

منہاج القرآن انٹرنیشنل جوہانسبرگ جنوبی افریقہ کے زیر اہتمام 19 اپریل کو جشن غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ اور شانِ اولیا کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوتِ قرآن مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت قاری شوکت علی مصطفوی اور بلال جاوید نے حاصل کی۔ ساؤتھ افریقہ کے معروف قوال سجاد علی سید صابری چشتی وہمنوا نے اپنے مخصوص انداز میں محفل سماع میں نعت ومنقبت اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی شان میں شاندار کلام پیش کیا۔ اس موقع پر چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے شان اولیاء پر خصوصی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام پر اور تحریک منہاج القرآن پر اولیاء کرام کی خصوصی نظر کرم ہے۔ ہمارا مشن مصطفوی مشن ہے۔ ہم نے اپنے اخلاق کو اسوہ حسنہ میں ڈھالنا ہے۔ اُمت مسلمہ کی خدمت کرنی ہے۔ دین متین کی اقامت کیلئے منہاج القرآن تجدیدی تحریک بن چکی ہے۔ ان شا اللہ مصطفوی انقلاب کا سورج جلد طلوع ہوگا۔

۵۔ معراج النبی ﷺ کانفرنس (ساؤتھ افریقہ)

20 اپریل 2017 بروز جمعرات بعد از نماز مغرب Welcome City Hall فری اسٹیٹ میں معراج النبی ﷺ کے موضوع پر عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی۔

علامہ قاری مصدق حسین اور منہاج نعت کونسل ویلکم شہر کے رکن محمد ارسل اعوان نے تلاوت ونعت کی سعادت حاصل کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض امیر تحریک (فری سٹیٹ) علامہ قاری عبدالرؤف نعیمی نے سرانجام دیے۔ امیر تحریک جوہانسبرگ علامہ قاری شوکت علی مصطفوی نے شیخ الاسلام اور چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا تعارف پیش کیا۔

استقبالیہ کلمات علی احمد تارڑ (صدر MQI ویلکم فری سٹیٹ) نے پیش کئے۔ بشارت علی انجم صدر پاکستان عوامی تحریک نے منہاج القرآن انٹرنیشنل اور پاکستان عوامی تحریک کا تعارف پیش کیا اور اور مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا۔ ڈاکٹر یعقوب واحد (رہنما ویلفیئر فاؤنڈیشن) اور بزنس کمیونٹی کے رہنما ڈاکٹر محمد بلال کے علاوہ کئی نامور شخصیات نے شرکت کی۔

محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے معراج النبی ﷺ سفرِ محبت کے موضوع پر مدلل اور جامع خطاب کیا۔ اس موقع پر آپ نے سائنسی حوالہ سے بھی اس سفر کی اہمیت بیان کی۔

اس موقع پر علامہ صادق قریشی (نائب امیر) نے منہاج القرآن کا تعارف پیش کیا اور لوگوں کو مشن کے ساتھ منسلک ہونے کی دعوت دی جس پر کئی احباب نے ممبر شپ حاصل کی۔

۶۔ مرکزی مسجد القدس کیپ ٹاون میں خصوصی خطاب

21 اپریل بروز جمعتہ المبارک ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کیپ ٹاون کی مرکزی مسجد القدس میں جہاد کی حقیقت قرآن

وحدیث کی روشنی میں بیان فرمائی۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جہاد کا معنی کوشش کرنا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جہاد بالنفس کو جہاد اکبر کہا اور جنگ میں لڑنا جہاد اصغر فرمایا۔ نفس جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتا ہے اس کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے جسے ہم بھول بیٹھے ہیں۔ اس لیے ظالم آج اُمتِ مسلمہ کا سرعام دہشت گردی اور خودکش حملوں کے ذریعے بے گناہ لوگوں کا خون بہا رہے ہیں، ایسے لوگ دین کا نقصان کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کا تعلق دین سے نہیں ہے بلکہ یہ جہنمی کتے ہیں۔

آپ ﷺ کے اسوہ پر عمل کرنا، اپنے نفس کو قابو میں رکھنا اور اپنی سیرت و کردار کو سنوارنا ہی حقیقی جہاد ہے۔

اس موقع پر مولانا ہارون الازہری نے مہمان گرامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری ایک عظیم تحریک کا حصہ ہیں۔ اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احیاء دین کیلئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔

اس موقع پر ڈاکٹرز، انجینئر، وکلا، علما و مشائخ سمیت ہزاروں لوگوں نے آپ کے خطاب کو سماعت کیا اور اسے بے حد سراہا۔

۷۔ کیپ ٹاؤن میں مختلف وفود سے ملاقاتیں

21 اپریل 2017 بروز جمعتہ المبارک نماز مغرب کے بعد کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں Ryland غوثیہ ہال میں ساؤتھ افریقہ کے علماء و مشائخ، تاجر برادری اور لوکل کمیونٹی کے نمائندگان نے چیئرمین سپریم کونسل سے ملاقاتیں کی۔ ابراہیم رسول وزیر اعلیٰ پریمیئر کیپ ٹاون نے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا استقبال کیا اور بتایا کہ بیس سال قبل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کا ہم نے کیپ ٹاون میں استقبال کیا اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ان کے لخت جگر کا استقبال کر رہے ہیں۔ مولانا ہارون الازہری، شیخ سعد اللہ خان، شیخ محمود خطیب اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات (وکلا، ڈاکٹرز، انجینئرز، تاجر، میڈیا، ریڈیو کیپ، طلبا اور خواتین حضرات) نے شرکت کی۔

اس موقع پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے مشن کا تعارف پیش کیا اور مدلل گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جدید تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آج جو تحریک پوری دنیا میں اسلام کے احیا اور تجدید دین کا کام کر رہی ہے اسکا نام منہاج القرآن ہے۔ اللہ پاک نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے کہ شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی صورت میں ایک عظیم ہستی عطا فرمائی۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے اور احیاء دین کی عظیم جدوجہد میں ان کا دست و بازو بننا چاہیے۔

جوہانسبرگ، پریٹوریا، کیپ ٹاؤن کے قریبی علاقوں سے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ جاوید اقبال، رانا آصف، مدثر حسین، علی، چوہدری سعید، جان عالم، علامہ صادق قریشی، علامہ طاہر رفیق نقشبندی، علامہ شوکت علی مصطفوی، چاند بھائی، جاوید مہر بھی بطور خاص ان ملاقاتوں میں موجود تھے۔

۸۔ ٹیبل ماؤنٹین پر محفلِ درود و سلام کا انعقاد

چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنے حالیہ دورہ ساؤتھ افریقہ کے دوران 22 اپریل کو کیپ ٹاؤن کے تاریخی وتفریحی مقام ٹیبل ماؤنٹین کا وزٹ کیا۔ اس موقع پر وہاں محفلِ درود و سلام کا انعقاد بھی کیا گیا۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل ساؤتھ افریقہ کے عہدیداران و وابستگان بھی اس موقع پر آپ کے ساتھ موجود تھے۔

۹۔ ساؤتھ افریقہ کی سیاسی و مذہبی شخصیات سے ملاقاتیں

چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنے تنظیمی ودعوتی دورہ ساؤتھ

افریقہ کے دوران ساؤتھ افریقہ کی سیاسی، سماجی، دینی اور دیگر اہم شخصیات سے ملاقاتیں کی۔ ساؤتھ افریقہ کے مشہور ومعروف سیاست دان، سابق پریمیئر ویسٹرن کیپ اور امریکہ کے لئے ساؤتھ افریقہ کے سفیر ابراہیم رسول سے کیپ ٹاؤن میں ملاقات کی۔ اس موقع پر دوطرفہ اُمور پر تبادلہ خیال ہوا۔ اس کے علاوہ نعت کونسل ساؤتھ افریقہ کے چیئرمین محمود خادم سے بھی ملاقات کی۔ چیئرمین سپریم کونسل نے منہاج القرآن اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے عالمگیر مصطفوی مشن کی گرانقدر خدمات اور تعارف سے آگاہ کیا اور شیخ الاسلام کی تحقیقی وعلمی خدمات کے بارے بھی بتایا۔ ابراہیم رسول نے منہاج القرآن اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی گرانقدر خدمات کو خراج تحسین پیش کیااور ساؤتھ افریقہ میں مشن کی ترویج واشاعت کیلئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

۱۰۔ علماو مشائخ اور سکالرز کے ساتھ خصوصی گفتگو

چیئرمین سپریم کونسل صاحبزادہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے 23 اپریل کو 2017 بعد از مغرب کیپ ٹاؤن کے آڈیٹوریم میں علما و سکالرز کے پروگرام میں خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر آپ نے جہاد اور امن کے حوالہ سے مدلل گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جہاد کے معنی ہیں کوشش کرنا اور ہم نے جہاد کے معنی کو غلط استعمال کرتے ہوئے اُسے خودکش دھماکوں کے ساتھ متعلق کردیا ہے۔ سب سے پہلے جہاد بالنفس پھر جہاد بالعلم، جہاد بالعمل اور جہاد بالمال پھر کہیں آخر میں جا کر سیلف ڈیفنس کا نام جہاد ہے۔ داعش سمیت دیگر نام نہاد جہادی تنظیمیں اسلام دشمن طاقتیں ہیں۔ یہ لوگ ہمارا مذہب اور اس کا نام بگاڑ رہے ہیں۔ یہ کیسا جہاد ہے جس کے ذریعے سکول کے بچوں کو ذبح کیا جاتا ہے اور راہ چلتے ہوئے مسافروں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جو 700 سے زائد صفحات پر دہشتگردوں کے خلاف ایک تاریخی فتویٰ جاری کیا ہے، جسے پوری دنیا میں پذیرائی مل رہی ہے بڑی بڑی یونیورسٹیز نے اس کو نصاب کے طور پر اپنے سلیبس میں شامل کرلیا ہے۔ تحریک منہاج القرآن کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ ظلم کیخلاف لوگوں کو شعور دے رہی ہے کہ اپنوں اور غیروں کو پہنچانو اور ظلم کے خلاف متحدہ ہو جاؤ۔

اس پروگرام میں حافظ محمود خطیب (ڈائریکٹر مدینہ انسٹیٹیوٹ)، علامہ صادق قریشی (گلوبل ایمبسڈر آف منہاج القرآن)، شیخ سعد اللہ خان، علامہ فخر الدین اویسی المکی، ابراہیم رسول (سابقہ میئر) سمیت علماومشائخ، سیاسی شخصیات، وکلا، ڈاکٹر اور طلبا نے شرکت کی۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ جان عالم، چوہدری سعید احمد اور جنرل سیکرٹری سید مدثر علی شاہ قادری، ابوبکر، رانا آصف، قاری شوکت علی مصطفوی، جاوید قبال سمیت دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔

چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ساؤتھ افریقہ کے تنظیمی ودعوتی دورہ کے دوران ساؤتھ افریقہ کے روحانی پیشوا حضرت خالد شاہ چشتی اجمیری (رحمتہ اللہ علیہ) کے مزار اقدس پر حاضری دی، فاتحہ خوانی کی اور چادر بھی چڑھائی۔ علاوہ ازیں آپ نے کیپ ٹاؤن میں ساؤتھ افریقہ کی مشہور روحانی شخصیت حضرت شیخ یوسف (رحمتہ اللہ علیہ) اور ڈربن میں حضرت صوفی بائی جان کے مزارات پر بھی حاضری دی۔ اس موقع پر MQI کے نائب امیر علامہ صادق قریشی، کوآرڈینیٹر MQI ساؤتھ افریقہ طاہر رفیق نقشبندی، منہاج القرآن انٹرنیشنل، پاکستان عوامی تحریک، منہاج القرآن یوتھ لیگ کے عہدیداران بھی ساتھ تھے۔

❁❁❁❁❁ (جاری ہے) ❁❁❁❁❁

یتیم کی کفالت، جنت کا حصول بھی قربت رسول ﷺ بھی

تعلیم، تربیت اور تحفظ کا عظیم ادارہ آغوش

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اکتوبر 2005ء کے المناک زلزلہ کے باعث یتیم ہونے والے بچوں کے لیے "آغوش" کی بنیاد رکھی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے معاشرے کے بہت سے باصلاحیت بچے یتیم اور بے سہارا ہوجانے اور مناسب تعلیم اور بنیادی ضروریاتِ زندگی پوری نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف خود مختلف ذہنی و دیگر مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں بلکہ معاشرے کے لئے بھی کئی مسائل پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ ایسے یتیم اور بے سہارا بچوں کے لئے ایک ایسا ادارہ بنایا جائے جس میں تعلیم، رہائش، کھانا، لباس اور روزانہ جیب خرچ کے ساتھ ساتھ اچھی تربیت بھی دی جائے تو یہ بچے معاشرے کے مفید شہری بن کر قوم و ملت کی خدمت کرسکتے ہیں۔

اس فکر و سوچ کو فوری طور پر عملی شکل میں ڈھالنا اس وقت ناگزیر ہوگیا جب اکتوبر 2005ء کے زلزلہ میں سیکڑوں لوگ لقمہ اجل بن گئے اور اُن کے بچے یتیم ہوگئے۔ ان بچوں کے سر پر ہاتھ رکھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس المناک صورت حال کو دیکھتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے درد دل رکھنے والے لوگوں کے تعاون سے ان یتیم اور بے سہارا بچوں کو سہارا فراہم کرنے کے لئے عظیم الشان ادارہ ''آغوش'' کی بنیاد رکھی۔

اس ادارہ ''آغوش'' میں تین سال سے دس سال تک کی عمر کے بچے لئے جاتے ہیں اور انہیں بتدریج ایم۔اے تک تعلیم دلوانے کا انتظام ہے۔ چھوٹے بچوں کو گھر کا ماحول اس طرح دیا گیا ہے کہ آٹھ بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک خاتون کو بطور ''ماں'' تعینات کیا گیا ہے جبکہ پڑھانے کے لئے الگ سے معلّمہ مقرر ہے۔ بچوں کے لئے سکول ٹائم کے بعد سبجیکٹ وائز سٹڈی پر فوکس کرنے کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ مزید برآں میڈیکل کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ آغوش میں ایسے یتیم اور بے سہارا بچوں کو ہی لیا جاتا ہے جن کا معاشرے میں کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔

یتیم بچے کو کفالت میں لینے کا طریق کار اور پیغامِ آغوش

آغوش میں بچے کی پرورش کی دو جہتیں ہیں:

۱۔ پہلی جہت سے بچے کی تعلیم وتربیت، رہائش، لباس اور اسلامی معاشرے کے مطابق ماحول مہیا کرنا ہوتا ہے۔

۲۔ دوسری جہت سے بچے کی دیگر ضروریات کے مطابق اخراجات برداشت کرنا۔

اہل ثروت جو یتیم کی کفالت کرکے حضور نبی اکرم ﷺ کی قربت اور جنت کے مستحق بننا چاہتے ہیں ان کے لئے شاید یتیم بچے کو اپنے گھر میں رکھ کر کفالت کرنا ممکن نہیں۔ اس حوالے سے آغوش کا پیغام یہ ہے کہ کفالت کی پہلی جہت

میں بچے کی تعلیم و تربیت، رہائش اور اچھا مسلمان بنانے کے لئے درکار ماحول ادارہ آغوش فراہم کر رہا ہے۔ اہل ثروت آئیں اور دوسری جہت سے اس بچے کے کفیل بن کر اُس کے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے تصور کریں کہ جیسے اپنا بچہ ہاسٹل میں داخل کرا دیا ہے۔ مزید برآں وقتاً فوقتاً اس بچے کی تعلیمی و تربیتی رپورٹ ادارہ آغوش سے بذریعہ ای میل/SMS لے کر اپنی اخلاقی ذمہ داری بھی ادا کریں۔

اپیل: اہل ثروت اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم کی روشنی میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اس سے آپ کا فرض تو ادا ہو جاتا ہے اور کسی کی کوئی بھی ضرورت پوری کرنے سے ثواب تو مل ہی جاتا ہے مگر سمجھنے کی ضرورت یہ ہے کہ ثواب کے ساتھ ساتھ امت کا زیادہ فائدہ کس میں ہے۔ ہم آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ ثواب کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی بے سہارا اور بے آسرا کا کفیل بنا جائے اور معاشرے میں اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے لئے اس کی بھرپور مدد کی جائے۔

آغوش یتیم بچوں کی پرورش کا ایسا ہی ادارہ ہے جہاں والدین کی طرح یتیم بچوں کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے اور ان کو محبت، اپنائیت اور شفقت سے بھرپور ماحول دیا گیا ہے کہ ان کی زندگیوں میں محرومیوں کو کم از کم کیا جا سکے تاکہ جب وہ اپنی تعلیم مکمل کر کے باہر نکلیں تو معاشرے کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔ الحمدللہ! آغوش کے بچے تعلیم و تربیت کے نتیجے میں اچھے مسلمان بننے کے ساتھ ساتھ بورڈز کے امتحانات میں اعلیٰ پوزیشنز بھی لے رہے ہیں۔

ہم اہل ثروت سے اپیل کرتے ہیں کہ زکوٰۃ و عطیات کے زیادہ مستحق آغوش کے یتیم بچے ہیں۔ اس لئے ہماری کاوش محض تعلیم و رہائش دینے تک محدود نہیں بلکہ عملی زندگی میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے تک ہے۔ لہٰذا ان کی کفالت پر خرچ کرو گے تو ان بچوں کے عمل و کردار سے معاشرے میں نیکی فروغ پائے گی، جس سے اللہ کی رضا اور حضور ﷺ کی خوشنودی نصیب ہوگی اور آخرت میں حضور ﷺ کی قربت یعنی یتیم کی کفالت سے جنت کا حصول بھی اور قربتِ رسول ﷺ بھی۔

بچوں کی رہائش، کھانے اور تعلیم و تربیت کا معیار دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آیئے! Visit کیجئے اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ اس ''آغوش'' میں پلنے والے بچے کس قدر معیاری زندگی بسر کر رہے ہیں اور کتنے مطمئن ہیں۔ یہاں صرف تعلیم نہیں بلکہ بامقصد تعلیم دی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ بچے اچھے مسلمان اور سچے پاکستانی بن سکیں۔ ہماری کاوش محض تکمیل تعلیم تک محدود نہیں بلکہ تعلیم کے بعد بچے کے روزگار، شادی اور اپنا گھر بسانے تک ہمارا Target ہے۔ یہ سب اللہ کی مدد اور آپ کے تعاون سے ممکن ہے۔

اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات یتیم بچوں کی کفالت اور تعلیم و تربیت کیلئے ''آغوش'' کو دیں اور ان بچوں کے سر پر دستِ شفقت رکھ کر آقائے دو جہاں ﷺ کی قربت پائیں۔

رابطہ: 042-111-140-140 Ext:140,136 موبائل: 0321-4111213, 0311-8222222

اکاؤنٹ: Minhaj Welfare Foundation Freedom Account#01977900163103

HBL Faisal Town Branch Lahore

www.welfare.org.pk, info@welfare.org.pk

آغوش کمپلیکس شاہ جیلانی روڈ ٹاؤن شپ لاہور

MWF کے دیگر منصوبہ جات: آغوش کے علاوہ بھی خلقِ خدا کی خدمت کیلیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن تعلیم، صحت اور فلاح عام کے مختلف منصوبہ جات پر عمل پیرا ہے، ان منصوبہ جات کی تفصیلات بھی گاہے بگاہے انہی صفحات پر قارئین کیلئے پیش کی جاتی رہیں گی۔

منہاجینز پارلیمنٹ کا 26واں اجلاس

”پروفیشنلز ملک کو بحرانوں سے نکالنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں“

پارلیمنٹ سے صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کا فکر انگیز خطاب

سندھ، کے پی کے، بلوچستان اور پنجاب کیلئے کوآرڈینیٹرز مقرر، سیکڑوں منہاجینز کی شرکت

رپورٹ: محمد نجیب اکرم

16 اپریل 2017ء کو منہاج یونیورسٹی سے فارغ التحصیل مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خدمات سرانجام دینے والے پروفیشنلز اور ماہرین پر مشتمل منہاجینز پارلیمنٹ کا 26واں اجلاس منہاجینز ڈے کے موقع پر تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر منعقد ہوا۔ منہاجینز پارلیمنٹ میں 500 سے زائد خواتین و حضرات نے شرکت کی جن میں مختلف شعبوں کے سربراہان کے ساتھ ساتھ پروفیسرز، اسکالرز، ڈاکٹرز، اساتذہ، وکلاء اور کاروباری شخصیات بھی شریک تھیں۔ اس اجلاس کی صدارت صدر منہاجینز محترم ڈاکٹر ابوالحسن الازہری نے کی۔

صدر منہاجینز محترم ڈاکٹر ابوالحسن الازہری نے آغازِ اجلاس میں استقبالیہ کلمات پیش کئے اور اجلاس کے اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ منہاجینز تحریک کا ہراول دستہ ہیں اور تحریک منہاج القرآن کی فکر اور شعور کے فروغ میں ایک کلیدی کردار رکھتے ہیں۔ منہاجینز کا مقصدِ حیات معاشرے کی اصلاح کے لیے مشترکہ کوششوں کو بروئے کار لانا ہے اور مصطفوی انقلاب کے لئے اپنے قائد کے ایک اشارے پر بڑی سی بڑی قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا ہے۔

اجلاس میں درج ذیل امور زیر بحث آئے:

☆ اجلاس میں محترم حافظ سعید رضا بغدادی نے قرآنی علوم کے فروغ کے لیے عرفان القرآن کورس کا تفصیلی تعارف کرایا۔

☆ اجلاس میں منہاجینز پارلیمنٹ کے چاروں صوبوں میں کوآرڈینیٹرز کی نامزدگیاں بھی کی گئیں؛ جن میں خیبر پختونخواہ کے لیے محمد جاوید ہزاروی، بلوچستان کے لیے صدام حسین، سندھ سے افتخار احمد اور کراچی سے علامہ رانا نفیس، کشمیر سے آفتاب احمد شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ضلعی اور تحصیلی سطح پر بھی منہاجینز کوآرڈینیٹرز کا تقرر عمل میں لایا گیا۔

☆ اجلاس میں منہاج یونیورسٹی سے نئے فارغ التحصیل منہاجینز میں سے درج ذیل اعزازات حاصل کرنے والے افراد کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا:

۱۔ حافظ محمد تحسین اعظم (16-2015ء، پبلک سروس کمیشن پنجاب کے عربی کے امتحان میں پہلی پوزیشن)

۲۔ حافظ محمد شکیل اکرم (بہاولپور ڈویژن کے 16-2015ء کے امتحان میں پہلی پوزیشن)

۳۔ صاحبزادہ محمد زبیر نقشبندی (جنوبی پنجاب پبلک سروس کے امتحان 2010ء میں پہلی پوزیشن)

۴۔ اللہ وسایا (2014ء انٹرمیڈیٹ امتحان لاہور بورڈ میں پہلی پوزیشن)

☆ اجلاس میں شرکاء نے محترم محمد جواد حامد (سینئر نائب صدر منہاجینز) کو شیخ الاسلام کی طرف سے ”شیر منہاج“ کا لقب دینے اور گولڈ میڈل دینے پر خصوصی مبارکباد دی کہ وہ جس عزم اور جرأت کے ساتھ سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس سے قبل بھی عالمی میلاد کانفرنس (2016ء) کے شاندار انتظامات کرنے پر شیخ

الاسلام نے ان کیلئے عمرے کا اعلان کیا تھا اور فرمایا تھا کی میرے ساتھ عمرہ کی ادائیگی کریں گے۔

☆ منہاجینز پارلیمنٹ سے سینئر نائب صدر محترم محمد جواد حامد نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے وقوع سے لے کر اب تک کی مکمل قانونی و عدالتی کارروائی کی صورتحال پر تفصیلی بریفنگ دی۔

☆ اجلاس میں شاعر انقلاب محترم انوار المصطفیٰ ہمدمی نے اپنے نئے انقلابی کلام سے حاضرین کے لہو کو خوب گرمایا۔

☆ اجلاس میں مرکزی ناظمہ منہاجینز (خواتین ونگ) محترمہ ام حبیبہ کی کوآرڈینیشن سے اِجلاس میں کثیر تعداد میں خواتین منہاجینز کی شرکت پر پورے ہاؤس نے مبارک باد دی اور اس اَمر کو خوش آئند قرار دیا کہ مصطفوی مشن کی خدمت اور شیخ الاسلام کی فکر کے فروغ کے حوالے سے خواتین منہاجینز بھی معاشرے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔

☆ منہاجینز پارلیمنٹ کے اختتامی سیشن سے ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈا پور نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں، کالجز، یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ و طالبات عملی زندگی میں اہم شعبہ جات میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور پاکستان کی ترقی اور خوش حالی میں عملاً شریک ہیں۔

☆ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے آسٹریلیا سے منہاجینز پارلیمنٹ سے ٹیلی فونک خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مختلف سرکاری و غیر سرکاری شعبہ جات میں اہم عہدوں پر خدمات انجام دینے والے ماہرین خود کو اپنی دفتری مصروفیات اور ذمہ داریوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں پاکستان کو سیاسی و معاشی اور سماجی بحرانوں سے نکالنے کے لیے تجاویز دینے کے ساتھ ساتھ اپنا عملی کردار بھی ادا کیں۔ بالخصوص نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں جدید سائنسی رجحانات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اپنی قومی ذمہ داریاں پوری کریں۔

انہوں نے جسد ظاہری، جسد روحی اور جسدِ فکری کی تقسیم پر گفت گو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی معاشرہ بھی تین حصوں میں تقسیم ہوگیا ہے: کچھ لوگ صرف ظاہری زندگی سنوارنے کے درپے ہیں، اس مادی گروہ نے زندگی کے روحانی اور فکری پہلوؤں کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اس طرح روحانی سفر پر گامزن گروہ ظاہری زندگی کے حسن اور فکری پہلو سے بالکل لاتعلق ہوگیا ہے۔ اس تقسیم کی وجہ سے بھی معاشرہ بگاڑ کا شکار ہے۔ شیخ الاسلام کی تعلیمات ان تینوں شعبہ ہائے زندگی پر مشتمل ہیں اور منہاجینز کی تربیت بھی اسی نہج پر کی گئی ہے۔ لہٰذا منہاجینز کی ذمہ داریاں بھی دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ شیخ الاسلام نے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے جو ظاہری و باطنی اور فکری علوم انہیں دیے تھے وہ ان علوم کا احیاء و ترویج کریں اور ان کے ذریعے معاشرے کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

منہاجینز پارلیمنٹ کے اجلاس میں کیے گئے فیصلہ جات

۱۔ ہر سال دو روزہ قومی کانفرنس کا انعقاد
۲۔ ہر سال فرید ملتؒ سیمینار اور کاروانِ فرید ملت کا انعقاد
۳۔ ہر سال قائد ڈے کے موقع پر ''محفل سماع'' کا انعقاد
۴۔ ہر سال منہاجینز کیلئے سہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد
۵۔ منھاجینز جاب ایمپلائمنٹ سیل کا قیام
۶۔ پی ایچ ڈی منہاجینز کے اعزاز میں شہر اعتکاف میں شیلڈ ز دینے کا فیصلہ
۷۔ کالج آف شریعہ کی داخلہ مہم میں منہاجینز کا بھرپور کردار ادا کرنے کا فیصلہ

اجلاس کے اختتام پر محترم ڈاکٹر ابو الحسن الازہری نے اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے جملہ منہاجینز کی طرف سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی جملہ علمی و فکری خدمات پر خراج تحسین پیش کیا اور مصطفوی مشن کے حصول کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ ❁❁❁❁❁

معمولات و وظائفِ رمضان المبارک

رمضان المبارک کے سعادت بھرے شب و روز سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے اور قربِ الٰہی کے حصول کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے بتائے ہوئے مندرجہ ذیل معمولات کو باقاعدگی سے اپنے شب و روز کا حصہ بنائیں:

1۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کریں۔ 2۔ مکمل نماز تراویح باجماعت ادا کریں۔

3۔ سحری کھانے سے قبل نماز تہجد ادا کریں۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعات ہیں۔

4۔ حتی الامکان فضائل و برکات والی دیگر نفلی نمازیں ادا کریں۔ مثلاً

☆ **نماز اشراق:** اس کا وقت طلوع آفتاب سے بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 6 رکعات ہیں۔

☆ **نماز چاشت:** اس کا وقت آفتاب کے خوب طلوع ہوجانے پر ہوتا ہے۔ جب طلوع آفتاب اور آغاز ظہر کے درمیان کل وقت کا آدھا حصہ گزر جائے تو یہ چاشت کے لئے افضل وقت ہے۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعات ہیں۔

☆ **نماز اوابین:** یہ مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز ہے جو کم از کم 2 طویل رکعات یا 6 مختصر رکعات سے لے کر زیادہ سے زیادہ بیس 20 رکعات پر مشتمل ہے۔

5۔ روزانہ خشوع و خضوع اور تدبر کے ساتھ قرآن حکیم مع ترجمہ ''عرفان القرآن'' کی تلاوت کریں۔

6۔ درج ذیل وظائف روزانہ ایک ایک ہزار مرتبہ پڑھیں:

☆ درود شریف: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.**

☆ استغفار: **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.**

☆ کلمہ طیبہ: **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.**

7۔ پہلے عشرے میں ہر نماز کے بعد **رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ** کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔

8۔ دوسرے عشرے میں ہر نماز کے بعد **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ** کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔

9۔ تیسرے عشرے میں ہر نماز کے بعد **اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ** کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔

10۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے شب قدر میں درج ذیل دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ.

لہٰذا آخری عشری کے ہر طاق رات میں کثرت کے ساتھ اس کا ورد کریں۔

11۔ علاوہ ازیں ہماری کتاب ''الفیوضات المحمدیۃ'' میں درج فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے بقیہ وظائف کو اپنا معمول بنائیں اور ہر فرض نماز کے بعد **سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کی ایک تسبیح کریں۔ آیۃ الکرسی اور مذکورہ بالا استغفار پڑھیں۔

12۔ رحمتوں اور سعادتوں بھرے اس مہینے میں کثرت کے ساتھ صدقات و خیرات کو اپنا معمول بنائیں اور محتاجوں و ضرورت مندوں کی مدد کریں۔

دعا ہے کہ اللہ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہماری توفیقات میں اضافہ ہو۔ آمین ☆☆

خصوصی ہدایات برائے معتکفین شہرِ اعتکاف 2017ء

بحمداللہ تعالیٰ اس سال بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی سنگت میں جامع المنہاج بغداد ٹاؤن، ٹاؤن شپ لاہور میں 26 واں شہراعتکاف آباد ہورہا ہے۔ جسے حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے اعتکاف ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور یہ اعتکاف تحریک منہاج القرآن کی پہچان ہے۔ وہ ہزارہا خوش نصیب معتکفین جو امسال اس سعادت سے فیض یاب ہوں گے ان کیلئے مرکز کی جانب سے خصوصی ہدایات دی جارہی ہیں۔ جملہ معتکفین پر اِن ہدایات کی پابندی لازمی ہوگی۔ نیز تنظیمات جن معتکفین کو لے کر آئیں گی اُن سے ان ہدایات پرعمل درآمد کروانا لازم ہو گا۔ جملہ تنظیمات، رفقاء وکارکنان اعتکاف کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

1۔اعتکاف گاہ میں آنے سے پہلے کرنے والے کام

ا۔ پریشانی سے بچنے کے لئے بروقت ایڈوانس بکنگ کروالی جائے۔ بکنگ پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیا د پر ہوگی۔ اعتکاف گاہ میں گنجائش کے مطابق بکنگ کی جائے گی اور جگہ کی تنگی کے باعث تنظیمات کو کوٹہ الاٹ کیاجائے گا۔ یکم رمضان المبارک تک اگر کوئی تحصیلی تنظیم اپنے کوٹہ کے کوپن نہیں خریدے گی تو اس کا کوٹہ اس کے پاس نہیں رہے گا بلکہ open کردیاجائے گا۔ معتکفین کی مطلوبہ تعداد مکمل ہونے پر بکنگ بند کردی جائے گی۔ اعتکاف کی بکنگ کیلئے مقامی تنظیم سے رابطہ کریں۔

۲۔ 7 رمضان تک اعتکاف رجسٹریشن فیس 2000 روپے ہوگی۔ 15 رمضان تک اعتکاف رجسٹریشن فیس 2500 روپے ہوگی جبکہ 15 رمضان المبارک کے بعد رجسٹریشن نہیں کی جائے گی۔

۳۔ ضروری سامان ہمراہ لے کر آئیں۔ ۴۔خواتین چھوٹے بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔

۵۔کتب، CDs، DVDs، میموری کارڈز کی خریداری کیلئے رقم ساتھ لائیں مگر رقم اعتکاف گاہ میں موجود بینک میں جمع کروائیں۔

۶۔ اگر کوئی بیماری ہے تو ڈاکٹر کی رپورٹ اور مکمل ریکارڈ ساتھ رکھیں۔

۷۔ امیر حلقہ کی ذمہ داریاں سرانجام دینے کی صلاحیت کے حامل افراد کو تیار کر کے لائیں۔

۸۔ مقامی تنظیم کے ذریعے قبل از وقت مرکز کو اطلاع کریں تا کہ انتظامات بہتر ہوسکیں۔

۹۔ سیکیورٹی کے پیش نظر اصل قومی شناختی کارڈ ہمراہ لائیں، فوٹو کاپی قابل قبول نہیں ہوگی۔

۱۰۔ جملہ معتکفین اپنے کوپن کے ساتھ اپنی پاسپورٹ سائز تصویر attach کریں گے جسے وہ اپنے سینے پر آویزاں کریں گے۔ اس کی پابندی کرنا ہر ایک پر لازم ہوگا۔

2۔اعتکاف گاہ میں آتے وقت

ا۔ بروقت آمد (ہجوم اور پریشانی سے بچنے کیلئے 20 رمضان المبارک کی صبح ہی تشریف لے آئیں)

۲۔ سکیورٹی اور انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں۔ ۳۔ہر شخص اپنی اور اپنے سامان کی خود چیکنگ کروائے۔

۴۔ اعتکاف گاہ میں داخلہ ٹوکن کے بغیر نہ ہوگا۔ لہٰذا ایڈوانس بکنگ والے احباب اپنا ٹوکن ہمراہ لائیں۔

۵۔ موبائل فون اور قیمتی اشیاء بنک میں جمع کرواکر رسید حاصل کریں۔

۶۔ موبائل لانے سے اجتناب کریں، ضروری رابطہ کے لئے PCO کی سہولت دستیاب ہوگی۔

۷۔ شہراعتکاف میں موبائل فون کے استعمال سے معتکفین ڈسٹرب ہوتے ہیں جس سے یکسوئی متاثر ہوتی ہے نیز موبائل

فون گم ہونے کی صورت میں انتظامیہ ذمہ دار نہیں ہوگی، آپ خود خیال رکھیں۔

نوٹ: انتظامیہ سے ہر ممکن تعاون فرمائیں تا کہ انتظامیہ آپ کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کر سکے۔

3۔دورانِ اعتکاف: ا۔ معتکفین پر انتظامیہ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون لازم ہوگا۔

۲۔ کسی قسم کی شکایت کی صورت میں اپنے بلاک انچارج سے رابطہ کریں۔ ہر بلاک میں انتظامیہ کا ڈیسک موجود ہوگا تا کہ آپ کا مسئلہ فوری طور پر حل ہو سکے۔

۳۔ آرام کے وقت آرام ضرور کریں تا کہ اگلے دن Fresh ہو کر معمولات سرانجام دے سکیں۔

۴۔ دیگر معتکفین بالخصوص بزرگوں کا خیال رکھیں اور اعتکاف گاہ میں موجود سہولیات کیلئے بزرگوں کو ترجیح دیں۔

۵۔ مشکلات زندگی کا حصہ ہیں اور قرب الٰہی بغیر مشکلات اور صبر کے ممکن نہیں، اس لیے دس روز پیش آنے والی مشکلات کو صبر و تحمل سے برداشت کریں کیونکہ روزے سے برداشت اور صبر کا سبق ملتا ہے۔

۶۔ کسی مسئلہ کے حل نہ ہونے پر پریشانی کی صورت میں شور شرابہ اور ماحول خراب کرنے کے بجائے انتظامیہ سے رابطہ کریں۔ ۷۔شیڈول کے مطابق نظام پر بہر صورت عمل کریں۔

۸۔ قرآن و حدیث کی روشنی بکھیرتا ہوا قائد محترم کا خطاب ہی حاصل اعتکاف ہے اس کو کسی قیمت پر Miss نہ کریں۔

۹۔ اعتکاف ایک ایسی سنت ہے جس میں اس کی روح کو مدنظر رکھنا لازمی امر ہے۔ لہٰذا اعتکاف میں تفریح کیلئے نہ آئیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے حصول اور گناہوں سے توبہ کیلئے اعتکاف کریں اور اسکے جملہ تقاضے پورے کریں۔ ۱۰۔ اپنے سامان کی خود حفاظت کریں۔

۱۱۔ ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئیں نیز عملی طور پر باہمی مدد، خدمت و قربانی کا جذبہ لے کر اعتکاف میں آئیں۔

۱۲۔ جن احباب کے ساتھ خواتین بھی آئیں وہ احباب، خواتین اعتکاف گاہ میں ملنے کیلئے جانے یا فون کرنے سے اجتناب کریں۔

۱۳۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ کوڑا کرکٹ وضو خانہ اور باتھ روم کی جگہ نہ پھینکیں بلکہ کوڑے والے ڈرم میں پھینکیں۔

۱۴۔ سیکیورٹی کے پیش نظر اپنے اردگرد کے ماحول اور افراد پر کڑی نظر رکھیں۔ کسی بھی مشکوک فرد یا لاوارث سامان/ شاپنگ بیگ، تھیلا وغیرہ دیکھنے کی صورت میں فوری انتظامیہ کو اطلاع کریں۔

۱۵۔ انتظامیہ کی طرف سے جاری فیڈ بیک پروفارمہ اور کوائف فارم ضرور پر کریں۔

۱۶۔ دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا کریں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے گردونواح کے معتکفین کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے۔

۱۷۔ آپ اپنی زکوٰۃ و عطیات اور فطرانہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے کیمپ پر جمع کرواسکتے ہیں۔

۱۸۔ معتکفین اپنے بلاک کے حلقے میں رہیں صرف نماز کی ادائیگی و خطاب سننے کیلئے مسجد میں تشریف لائیں۔

4۔واپسی: ا۔واپسی کیلئے ٹرانسپورٹ کا بندوبست بروقت کریں اور منتظمین کو اپنی ڈیمانڈ 26 رمضان المبارک تک فراہم کردیں۔

۲۔ اپنا مکمل سامان ساتھ لے کر جائیں (شیخ الاسلام کے خطابات کی CDs، DVDs اور کتب زیادہ سے زیادہ اپنے ہمراہ لے کر جائیں)۔ ۳۔اپنی آسانی کے لئے دوسروں کیلئے مشکلات پیدا نہ کریں۔

۴۔ اپنے حلقے کی صفائی ضرور کر کے جائیں کیوں کہ عید کے فوراً بعد سکول کے ننھے منے طلباء نے تعلیم کیلئے یہاں آنا ہے۔

مرکزی کمیٹی شہر اعتکاف 2017ء: خرم نواز گنڈا پور (ناظم اعلیٰ و سربراہ شہر اعتکاف) 0301-5140075

محمد جوّاد حامد (ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن و اجتماعات و سیکرٹری شہر اعتکاف)

0333-4244365,0315-3653651,042-35163843

ہمارا عزم، ہمارا کام
تعلیم، صحت، فلاح عام

آپکی زکوٰۃ
غریبوں اور محتاجوں کی زندگی بدل سکتی ھے

www.minhajwelfare.org
www.welfare.org.pk

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے جاری منصوبہ جات

- ذہین اور مستحق طلباء و طالبات کے لیے سکالرشپس
- اجتماعی شادیاں (1219)
- غریب اور مستحق خاندانوں کی کفالت
- فراہمی آب کے منصوبہ جات
- آغوش (Orphan Care Home)

منہاج کالج برائے خواتین (خانیوال) کی تعمیر

آئیے اس کار خیر میں حصّہ ڈالیے

آپ اپنی زکوٰۃ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے

فریڈم اکاؤنٹ نمبر 01977900163103 حبیب بینک لمیٹڈ (فیصل ٹاؤن برانچ، لاہور)

میں بذریعہ آن لائن، چیک یا ڈرافٹ جمع کرا سکتے ہیں۔

رابطہ: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن 366-ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
Ph: +92-42 111 140 140 Ext. 140, 136
Mobile: 0311-8222222 0321-4111213
فون: 0092-42-35168365 فیکس: 0092-42-35168184 e-mail:info@welfare.org.pk www.welfare.org.pk

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
LAHORE
JUNE-2017
Regd CPL No.41

تزکیۂ نفس، فہم دین، اصلاح احوال، توبہ اور آنسوؤں کی بستی

جامع مسجد المنہاج
بغداد ٹاؤن (ٹاؤن شپ) لاہور

26 واں سالانہ

شہرِ اعتکاف

زیر سایہ:
سیّد السادات شیخ المشائخ قدوۃ الاولیاء
سیّدنا طاہر علاؤ الدّین رحمۃ اللہ علیہ
القادری الگیلانی البغدادی

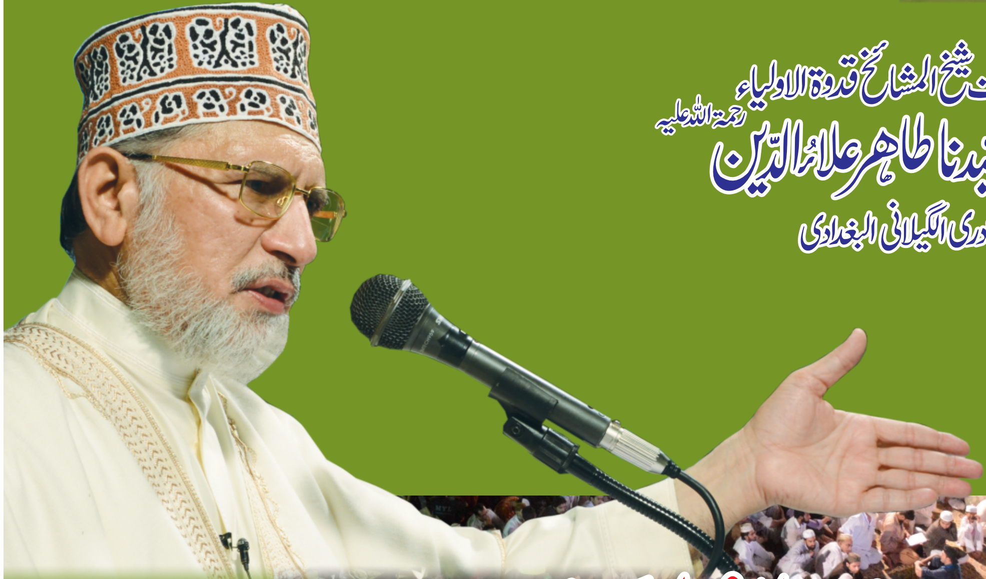

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سنگت میں اعتکاف کریں

فقہی نشستیں، تربیتی حلقے، محافلِ قرأت و نعت، مجالسِ ذکر، خصوصی وظائف

خصوصی شرکت ✦ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری ✦ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

7 رمضان المبارک تک رجسٹریشن فیس -/2000 روپے ہے۔ 7 رمضان المبارک تا 15 رمضان المبارک رجسٹریشن فیس -/2500 روپے ہے۔ 15 رمضان المبارک کے بعد رجسٹریشن نہیں کی جائے گی۔

خواتین کے لیے الگ اعتکاف گاہ کا انتظام

تفصیلات صفحہ 36 پر ملاحظہ فرمائیں

منجانب: نظامتِ اجتماعات تحریک منہاج القرآن

Tel:042-111-140-140
042-35163843
Cell:0333-4244365
0315-3653651

TahirulQadri TahirulQadri www.minhaj.org www.itikaf.com